مدیر مسئول

ابو العطاء جالندھری

قیمت فی پرچہ ۶۲ پیسے

سالانہ چندہ چھ روپے

ضیغم اسلام

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

(رضی اللہ عنہ و ارضاہ)

۱۵ - ۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء کی درمیانی رات کو آسمانی روحانیت کا درخشندہ ستارہ، اسلام و احمدیت کا دفاع کرنے والا غیور جرنیل اور جماعت احمدیہ کا محبوب ربانی عالم۔ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(آپ کے خصال حمیدہ کا مفصل تذکرہ آئندہ نمبر میں ہو گا عربی نظم صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا

تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جنوری ۱۹۶۴ء

(ایڈیٹر)
ابو العطاء جالندھری

مینیجر
عطاء المجیب راشد

سالانہ بدل اشتراک

پاکستان و بھارت .... چھ روپے
دیگر ممالک .... تیرہ شلنگ
فی پرچہ .... باسٹھ پیسے
تاریخ اشاعت .... ہر ماہ کی دس تاریخ
بدل اشتراک بنام مینیجر پیشگی آنا چاہیئے!

جلد ۱۴
شمارہ ۱

ماہنامہ الفرقان ربوہ

شعبان رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ
جنوری ۱۹۶۴ء

الفہرست

سرخ نشان

اس دائرہ ◯ میں ✕ سرخ نشان کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہے براہ مہربانی جلد سالانہ چندہ بذریعہ ارسال فرما دیں ورنہ آئندہ ماہ رسالہ بصیغہ وی پی آئے گا جسے آپ بہرحال وصول فرمائینگے۔

(مینیجر)

سلسلہ کی کتابیں

رمضان المبارک

ماہِ روحانیت، خیر و برکت کا مہینہ، اسلامی سال کا موسمِ بہار رمضان المبارک شروع ہونے والا ہے۔ چند دنوں کے اندر اندر اس خیرِ عمیم کی بے پایاں تقسیم، اس نورانیت کا عظیم انتشار شروع ہونے والا ہے جو اسلام کا خاصہ ہے۔ اسلامی روزوں کی بے مثال خصوصیت اور فضیلت ہے۔

قرآن مجید میں رمضان کی برکتوں کا تذکرہ ہے، احادیث نبویہ میں اس کی فضیلتوں کا بیان ہے صلحائے اُمّت کی زبانوں اور قلموں پر اس مہینہ اور اس کے روزوں سے حاصل ہونے والی قوتِ قدسیہ کا تذکرہ ہے۔ نزولِ قرآن مجید اس مقدس مہینہ میں ہوا۔ لیلۃ القدر اسی شہرِ عظیم میں مقرر ہے۔

روزہ تزکیۂ نفس کا ایک بہترین ذریعہ ہے، قربِ ربانی پانے کا سہل ترین طریق ہے۔ ایسا روحانی مجاہدہ ہے جس سے روح بیدار ہو کر ترقی کی منازل بسرعت طے کرتی ہے۔ ایسی ریاضت ہے جس سے دل و دماغ میں محبت و روشنی چمکتی ہے۔ جذبات صیقل ہوتے ہیں، کشتِ تقویٰ کی آبیاری ہوتی ہے۔ دعاؤں کی اجابت کے آسمانی دروازے وا ہوتے ہیں۔ کشوف و الہام اور رؤیائے صادقہ کا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے۔ روحانی زندگی کی گہما گہمی ہوتی ہے تراویح ہیں، تہجد کی نمازیں ہیں، قرآنِ پاک کے درس ہیں، احادیثِ نبویہ اور پاکیزہ ملفوظات کے تذکرے ہیں، نئی زندگی اور نئی روحانیت ہے، خزاں بہار سے بدل رہی ہے۔

احساس بیدار ہو جاتے ہیں، غریب بھائیوں کی تنگدستی کا احساس بڑھ جاتا ہے، صدقہ و خیرات میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اخوت، باہمی ہمدردی اور مومنانہ ایثار و خلوص کی لہر سارے معاشرہ پر چھا جاتی ہے۔ کیا ہی بابرکت ہیں یہ دن اور کیا ہی مبارک ہیں یہ راتیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور رمضان المبارک کی برکتوں سے حصۂ وافر عطا فرمائے اور اپنے عشق و محبت کی زندگی بخشے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

خادم

ابوالعطاء جالندھری

۱۰؍جنوری ۱۹۶۴ء ——— ۲۴؍شعبان ۱۳۸۳ھ

قرآن مجید اور مسیحیوں کی تثلیث

ایک مشہور پادری کا اعتراف

قرآن مجید نے نصاریٰ کی خودساختہ تثلیث کی زبردست دلائل سے تردید فرمائی ہے۔ قرآن مجید نے جملہ انبیاء علیہم السلام کو جن میں حضرت مسیح بھی شامل ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے قرار دیا ہے۔ قرآن مجید نے جملہ ملائکہ کو جن میں جبرئیل یا روح القدس بھی داخل ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنے والی مخلوق ٹھہرایا ہے۔ قرآن مجید نے جملہ راستباز مردوں اور عورتوں کو جن میں سے حضرت مریم صدیقہ بھی ہیں اللہ تعالیٰ کی شریعت اور اس کے قوانین کا پابند گردانا ہے۔ غرض قرآن مجید اور اسلام اللہ تعالیٰ کی کامل اور حقیقی توحید کا علمبردار ہے اسی لئے بُت پرستوں کی تردید کے ساتھ ساتھ قرآن پاک نے عیسائیوں کی تثلیث کی بھی تغلیط فرمائی۔

قرآن مجید اپنے ابطالِ تثلیث کے مشن میں کتنا کامیاب ہوا ہے اس کا اندازہ آپ پادری غلام مسیح صاحب لدھیانہ کی کتاب تحقیق الاسلام کے اس اعتراف سے کرسکتے ہیں جو پادری صاحب نے اپنی کتاب کے حصہ دوم کے صفحہ ۱۸۴ پر ۱۹۱۵ء میں شائع کیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"قرآن شریف نے لاریب مسیحیوں پر بھی ملامت کی ہے ان کے عقائد پر الزام دیئے ہیں مگر ایسے مسیحی صرف وہ تھے جو اللہ، مریم، عیسیٰ کی تثلیث کو مانتے تھے اور ہم مسیحی ایسے اصحاب کو اسی ملامت کے لائق سمجھتے ہیں جو قرآن شریف نے کی ہے۔"

(کتاب تحقیق الاسلام حصہ دوم صفحہ ۱۸۴ مطبوعہ لدھیانہ ۱۹۱۵ء)

ایک روحانی مائدہ

"عید میلاد" کی مسیحیانہ دعوت

جماعت احمدیہ کی طرف سے محبانہ جواب

مسیحی فرقوں میں حضرت مسیحؑ کی تاریخ ولادت میں سخت اختلاف ہے۔ تاہم ایک بڑا گروہ غلط یا صحیح طور پر دسمبر کے آخری ہفتہ میں وہ تاریخ سمجھتا ہے۔ اسی لئے اس گروہ کے اخبارات ان ایام میں اپنے خاص نمبر **میلاد نمبر** کے نام سے شائع کرتے ہیں۔

مسیحی رسالہ اخوت لاہور کا میلاد نمبر (سنہ ۶۳ء) ہمارے سامنے ہے اس میں جماعت احمدیہ کو الفاظ ذیل میں **دعوت** دی گئی ہے:-

"ہمارے مرزائی بھائی حقیقی مسیح کو چھوڑ کر مسیح موعود کی پیروی کرنے لگ پڑے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مسیح کا انکار کرنا اپنے لئے ابدی ہلاکت کو مول لینا ہے۔ لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان کی غلطی محض یہ ہے کہ وہ حقیقی کو چھوڑ کر نقلی کے پیچھے لگ پڑے ہیں۔ سو اس عید میلاد کے موقعہ پر میں اپنے مرزائی بھائیوں سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ وہ حقیقی اور نقلی میں امتیاز کرنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کریں اور ہمارے مبارک خداوند یسوع مسیح پر یعنی حقیقی مسیح پر یا کلمۃ اللہ پر ایمان لا کر نجات ابدی حاصل کریں۔"

(ماہنامہ اخوت لاہور دسمبر سنہ ۶۳ء صفحہ ۱۳)

اس مسیحی دعوت نامہ کے الفاظ سراسر ناموزوں ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو **نقلی** قرار دینا اور جماعت احمدیہ کو **مرزائی** کے لفظ سے یاد کرنا دلآزار روش ہے۔ مگر ہم کس کا شکوہ کریں اور کس سے کریں؟

مسیحی صاحبان کو بڑی غلط فہمی ہے کہ ہم نے حضرت مسیحؑ ناصری کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر لیا ہے۔ یہ ایسی ہی غلط فہمی ہے جیسے انیس سو برس پیشتر یہود کو لگی تھی۔ وہ سمجھتے تھے کہ سچے مسیحی ایلیا کو چھوڑ کر یوحنا (ایلیا موعود) کی پیروی کرنے لگ گئے ہیں حالانکہ وہ دونوں کو برحق جانتے تھے ہم حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو بھی مانتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی مانتے ہیں۔ دونوں حقیقی اور دونوں راستباز ہیں۔

مضمون نگار نے ہمیں مسیحؑ پر ایمان لاکر نجات
ابدی حاصل کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہمیں یہ دعوت
منظور ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نجات یافتہ
ہیں۔ جہاں تک حضرت مسیحؑ پر ایمان لانے کا تعلق ہے انجیل
اور قرآن مجید حضرت مسیحؑ کو ایک رسول ماننے کی تلقین
کرتے ہیں۔ توحید کے ساتھ اس ایمان بالرسالۃ کو دائمی
نجات کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ خود حضرت مسیحؑ
فرماتے ہیں:۔

"ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدا
واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح
کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔"

(یوحنا ۱۷/۳)

ظاہر ہے کہ ہر احمدی مسلمان اللہ تعالیٰ کو واحد
لاشریک لہٗ یقین کرتا ہے اور جملہ انبیاء کی رسالت
کے سلسلہ میں حضرت مسیحؑ کے خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے
یعنی رسول ہونے پر بھی ایمان لاتا ہے۔ پس وہ انجیل
کے موافق "ہمیشہ کی زندگی" پانے والا ہے۔

ہاں ہم مسیحی صاحبان کو دردمندانہ طور پر توجہ
دلاتے ہیں کہ وہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے آنے
والے مثیلِ موسیٰ نبی پر بھی ایمان لائیں جس کے متعلق
لکھا ہے کہ "جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام
لے کے کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے
لوں گا" (استثناء ۱۸/۱۹) اور خود حضرت مسیحؑ بھی اس
موعود کامل نبی کے بارے میں فرما چکے ہیں کہ:۔

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں
کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت
نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی
کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی
کی راہ دکھائے گا"

(یوحنا ۱۶/۱۲-۱۳)

یہ برگزیدہ پیغامبر شریعتِ کاملہ کے ساتھ
فاران کی وادیوں سے جلوہ گر ہو چکا ہے صلے اللہ
علیہ وسلم۔ عیسائی بھائی اس کا انکار کر کے نجات سے
محروم ہو رہے ہیں۔ ہم انہیں محبت سے اس عظیم ترین
رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی دعوت دیتے
ہیں، خود تورات و انجیل کی پیشگوئیوں کا بھی یہی
تقاضا ہے۔

اخوت کے فاضل مقالہ نگار نے سیدنا حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کو نقلی مسیح لکھا ہے مگر یہ کوئی
نئی بات نہیں۔ یہودی انیس (۱۹) سو سال سے چلا رہے
ہیں کہ ناصرہ کا مسیح جعلی اور بدعتی ہے۔ اصلی مسیح نہیں۔
اصلی مسیح تب آئے گا جب پہلے ایلیاہ آسمان سے
جسمانی طور پر اترے گا۔ کیونکہ ہماری الہامی کتاب
میں ایسا ہی لکھا ہے۔ مگر سیدنا حضرت مسیح ناصریؑ
نے حضرت یحییٰؑ کی طرف اشارہ کر کے فرما دیا تھا کہ:۔

"چاہو تو مانو۔ ایلیاہ جو آنے والا
تھا یہی ہے۔ جس کے سننے کے کان
ہوں وہ سن لے۔" (متی ۱۱/۱۴-۱۵)

اسی طرح آج عیسائی صاحبان آسمان سے مسیحؑ کے
جسمانی نزول کے لئے چشم براہ ہیں اور بروقت آنیوالے

موعود کو نقلی کہہ رہے ہیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ان لوگوں کو صراحت سے بتلا دیا ہے کہ ؎

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمرِ دنیا سے بھی اب تو آگیا ہفتم ہزار

پس خدا کے فرستادہ کو محض منہ سے نقلی کہہ دینا تو حقیقت کا منہ چڑانا اور یہود کی تقلید کرنا ہے اور اس کا نتیجہ بھی ظاہر ہے۔

عیسائی صاحبان کی خدمت میں ادب سے گزارش ہے کہ آنے والے موعود کے **زمانہ** اور اس کے وقت کی **علامات** پر غور کر کے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو آپ بآسانی پرکھ سکتے ہیں۔ نیز بائیبل میں صادقوں اور کاذبوں کے جو **معیار** مذکور ہیں اُن سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی آفتاب نصف النہار کی طرح واضح ہے۔ ہم نہایت اختصار کی راہ بتاتے ہیں اور وہ یہ کہ جن معقول دلائل اور الہامی معیاروں سے آپ لوگوں نے حضرت مسیح ناصریؑ کو راستباز قبول کیا ہے بالکل انہی دلائل اور بہو بہو انہی معیاروں سے حضرت مسیح محمدیؑ کو شناخت کر لیں۔ ہم اس میدان میں کسی جویائے صداقت، خدا ترس مسیحی کے منتظر ہیں۔ کیا کوئی ہے جو بائیبل کے مقرر کردہ معیاروں کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تحریری طور پر تحقیقی گفتگو کرنے کے لئے تیار ہو؟ جسے بعد ازاں طبع کرا کر شائع کر دیا جائے گا۔

ہم عیسائی صاحبان کے جواب کے منتظر ہیں۔ (ایڈیٹر)

مجلس تردیدِ عیسائیت

اور اس کا پہلا کام

عیسائی پادریوں کے اعتراضات کے جوابات، ان کی تبلیغی مساعی کے از روئے دلائل و براہین مقابلہ کیلئے، نیز اسلام و مسیحیت کے موازنہ کے متعلق ٹھوس تصانیف مرتب کرنے کے مدنظر ایک مجلس تردیدِ عیسائیت قائم ہوئی ہے جس میں متعدد اہلِ علم اور دردمند اصحاب نے شمولیت فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ بالا مقاصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جو دوست (خواہ کسی جگہ کے رہنے والے ہوں) اس کارِ خیر میں طوعی طور پر علمی یا عملی حصہ لینا چاہیں وہ اپنے اسماءِ گرامی سے ادارہ الفرقان ربوہ کو مطلع فرمائیں۔

اس مجلس کی رکنیت کا کوئی چندہ نہیں اور نہ ہی کوئی خاص فارم ہے۔ ہاں مقاصد مذکورہ بالا کے مدنظر ہر قسم کا مشورہ اور تعاون شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔

کسرِ صلیب کے نصب العین کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اِس مجلس کے مدنظر سب سے پہلا کام یہ ہے کہ حضرت کاسر الصلیب سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کے ان دلائلِ باہرہ کو جو آپ نے تردیدِ عیسائیت میں مختلف کتب و رسائل میں شائع فرمائے ہیں یکجا کر کے ترتیب وار ایک کتاب کی صورت میں طبع کیا جائے اس سلسلہ میں بھی آپ کے تعاون اور مشورہ کی اشد ضرورت ہے +

(ابوالعطاء)

کیفیتِ معراج کے متعلق فیصلہ

جماعت احمدیہ کا مذہب

حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج اور اسراء کی کیفیت کے بارے میں اُمت میں اختلاف رہا ہے۔ ایک بڑی کثرت علماء ظواہر کی اس طرف گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج اسی مادی جسم کے ساتھ ہوا تھا۔ کچھ محققین اور روحانی لوگ اسے رؤیا کی کیفیت قرار دیتے رہے ہیں۔

روایات کے رو سے معراج کا ماہِ شعبان سے تعلق ہے اسلئے اس ماہ میں اخبارات و رسائل اس موضوع پر لمبے لمبے مضامین شائع کرتے ہیں۔

حَکَم عَدل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارے میں جو فیصلہ فرمایا ہے اور جو جماعت احمدیہ کا مذہب ہے وہ درج ذیل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

"سیرِ معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہیئے۔ ایسے کشف کی حالت میں انسان ایک نوری جسم کے ساتھ حسب استعداد نفس ناطقہ اپنے کے آسمانوں کی سیر کر سکتا ہے پس چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفسِ ناطقہ کی اعلیٰ درجہ کی استعداد تھی اور انتہائی نقطہ تک پہنچی ہوئی تھی اسلئے وہ اپنی معراجی سیر میں معمورۂ عالم کے انتہائی نقطہ تک جو عرشِ عظیم سے تعبیر کیا جاتا ہے پہنچ گئے۔ سو درحقیقت یہ سیر کشفی تھا جو بیداری سے اشد درجہ پر مشابہ ہے بلکہ ایک قسم کی بیداری ہی ہے میں اس کا نام خواب ہرگز نہیں رکھتا اور نہ کشف کے ادنیٰ درجوں میں اس کو سمجھتا ہوں بلکہ یہ کشف کا بزرگ ترین مقام ہے جو درحقیقت بیداری سے بیحالت زیادہ اصفیٰ اور اجلیٰ ہوتی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۲ حاشیہ)

ذکری الشیخ راجیکی رضی اللہ عنہ بالخیر

(بقلم الاستاذ الفاضل عزیز الرحمن منگلا المحترم)

اَتَانِیْ نَعْیُ مَرْفُوْعِ الْمَقَامِ — فَفِیْهِ عَالِمٍ فَخْرِ الْعِظَامِ

تَقِیٍّ زَاهِدٍ حَبْرٍ کَبِیْرٍ — مُحِبٍّ عَاشِقِ الْخَیْرِ الْاَنَامِ

قَتِیْلُ الْحُبِّ مَحْبُوْبُ الْاِلٰهِ — مَثِیْلُ الْاَنْبِیَآءِ بِلَا کَلَامٍ

وَلِیٌّ مُلْهَمٌ فِی الْحَقِّ فَانٍ — یُصَافِحُهُ الْمَلَائِکُ بِالسَّلَامِ

وَخَاتِمَةِ الْخِیَارِ بِلَا امْتِرَآءٍ — وَرَاوِیَةِ الزَّمَانِ عَلَی الدَّوَامِ

"غُلَامٍ لِلرَّسُوْلِ" فِدَاهُ نَفْسِیْ — صَحَابِیٍّ کَبِیْرٍ لِلْاِمَامِ

فَدَمْعِیْ جَائِدٌ فَوْقَ الْجُیُوْبِ — لِمَا فِی الْقَلْبِ مِنْ نَارٍ ضِرَامٍ

قَضَی الْقُدْسِیُّ نَحْبًا فِی السَّبِیْلِ — سَبِیْلِ الْحَقِّ وَالصِّدْقِ التَّمَامِ

فَمَا فِی الْمَشْرِقَیْنِ لَهٗ نَظِیْرٌ — وَلَا فِی الْمَغْرِبَیْنِ لَهٗ مُسَامِ

سَلَامُ اللّٰهِ دَوْمًا یَا حَبِیْبِیْ — وَرَحْمَتُهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامِ

حَمِیْدًا عِشْتَ یَا کَهْفَ الْبَرَایَا — شَهِیْدًا مِتَّ یَا کَهْفَ الْاَنَامِ

لَقَدْ نِلْتَ الْمَقَامَ لَدَی الْاِمَامِ — کَاَصْحَابٍ لَدٰی خَیْرِ الْاَنَامِ

وَذِکْرُکَ فِی الْحَوَاضِرِ وَالْبَوَادِیْ — وَاسْمُکَ فِی الْقُلُوْبِ عَلَی الدَّوَامِ

لَکَ الْاٰیَاتُ بَاهِرَةُ الْعُقُوْلِ — بِدَعْوَاتٍ وَاِسْکَاتِ الْخِصَامِ

وَکَمْ نَادَیْتَ اَعْدَآءَ الْخِلَافَةِ — فَفَرُّوْا مِنْکَ مُنْکَسِرِی الْعِظَامِ

وَكَمْ سَافَرْتَ اَسْفَاراً بَعِيْدَهْ — لِوَجْهِ الاحمديّةِ والإمامِ
سَيَذْكُرُكَ الْمُؤَرِّخُ بِالْمَنَاقِبْ — إذَا مَاحَازَ اَجْزَاءَ الكَلَامِ
حُرُوبُكَ بِالاعادِى واضحاتٌ — على صَفَحَاتِ دَهْرٍ بِارْتِسَامِ
إمَاءُ اللهِ مَعْ اَطْفَالِ اَحْمَدْ — وخُدَّامٍ و اَنْصَارٍ كِرَامِ
جَمِيْعُ الْقَوْمِ كُنْتَ لَهُمْ مَثَاباً — حَبَاكَ اللهُ جَنَّاتِ السَّلَامِ

وَقَوْمٌ نَحْنُ لَا يُفْنِيْهِ مَوْتٌ — وَنَحْنُ الغَالِبُوْنَ عَلَى الحِمَامِ
إذَا مِنَّا خَلَا بَطَلٌ عَظِيْمٌ — يَقُوْمُ مَقَامَهُ فِئَةُ العِظَامِ
وَنَحْنُ الْوَارِدُوْنَ عُذَيْبَ مَاءٍ — إذِ الْاَعْدَاءُ عَطْشَى فِي الظَّلَامِ
وَنَحْنُ الرَّافِعُوْنَ لِوَاءَ سِلْمٍ — وَرَبِّ الكَعْبَةِ البَيْتِ الحَرَامِ
لَنَا اَمْرُ الْخِلَافَةِ مُسْتَقِرٌّ — مَتِيْنُ الاَصْلِ مَضْبُوْطُ النِّظَامِ
إذَا افْتَخَرَ الجُمُوع بِقَائِدِيْهَا — فَنَحْنُ عَبِيْدُ مَحْمُوْدِ المَقَامِ
اَيَا رِيْحَ الصَّبَا مِنِّيْ سُؤَالٌ — إذَا مَا زُرْتِ اَبْنَاءَ الْإمَامِ
فَاَلْقِ إلَيْهِمِ تُحَفَ السَّلَامِ — وَاَحْضِرْ بَيْنَ حَضْرَتِهِمْ كَلَامِي
"مُحِبُّكُمْ وَلَوْ بُغِضَتْ حَيَاتِيْ" — اَوَدُّكُمْ وَلَوْ كُسِرَتْ عِظَامِي

عَسَى اَنْ يَجْعَلَنْ رَبِّيْ عَزِيْزاً
رَفِيْعَ الْقَدْرِ قُدْسِيَّ الْمَقَامِ

یہ مصرع عزیز رضی کا ہے
(رحمن الرحمن)

درس الحدیث

اخلاقِ نبویؐ کا ایک خاص پُرکشش پہلو

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ وَكَانَ يُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُحِبُّهٗ وَكَانَ دَمِيْمًا فَاَتَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يومًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهٗ فَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهٗ فَقَالَ اَرْسِلْنِيْ مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَجَعَلَ لَا يَأْلُوْا مَا اَلْزَقَ ظَهْرَهٗ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم حِيْنَ عَرَفَهٗ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ۔

ترجمہ۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی زاہر بن حرام نامی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیہات اور جنگل کے تحفے لایا کرتا تھا اور جب مدینہ سے واپس جانے کا ارادہ کرتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے سامان دیکر رخصت فرمایا کرتے تھے حضورؐ نے ایک دفعہ فرمایا کہ زاہرؓ ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو زاہرؓ سے بہت محبت تھی حالانکہ وہ بالکل بدصورت تھا۔ ایک دن حضورؐ اس جگہ (بازار میں) تشریف لائے جہاں پر کھڑا زاہرؓ اپنی جنگل کی اشیاء فروخت کر رہا تھا حضورؐ نے اسے پیچھے سے اپنے بازوؤں میں پکڑ کر سینے سے لگا لیا۔ وہ حضورؐ کو نہ دیکھ سکا۔ اسی حال میں کہنے لگا کون ہے مجھے چھوڑ دو۔ ذرا پیچھے مُڑ کر دیکھا تو حضورؐ کو پہچان لیا تب تو فوراً اپنی پُشت زیادہ سے زیادہ حضورؐ کے سینے سے لگانے لگے۔ پیارا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حالت میں "اعلانِ نیلامی" کرنا شروع کر دیا کہ اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ حضرت زاہر رضی اللہ عنہ بولے پیارے رسولِ خدا! اس صورت میں تو آپ مجھے سراسر بے قیمت پائیں گے، مجھے کون خریدے گا؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عزیز من! تو اللہ کے ہاں تو بے قیمت نہیں وہاں تو تیری بڑی گراں قیمت ہے۔"

انعامی اعلان اس حدیث کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ پر دسویں جماعت تک کے طلبہ و طالبات میں سے بہترین مضمون لکھنے والے طالب علم کو ادارۂ الفرقان کی طرف سے دس روپے نقد انعام پیش کیا جائے گا نیز اس کا مضمون بھی الفرقان میں شائع کیا جائے گا۔ اس مقابلہ میں مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ہے۔

(ایڈیٹر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جماعت کو نصائح!

"دن بہت ہی نازک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے سب کو ڈرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔ تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دُور کر دے گا۔ اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اُکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جائیں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہو گا۔ چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں ہو سکتی۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶۷)

آل عمران ع ۱۸

البیان

قرآن مجید کا سلیس اُردو ترجمہ مختصر اور مفید تفسیری حواشی کیساتھ

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝

وہ لوگ جنہوں نے زخمی ہونے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہا ان میں سے جو (آخر تک) پوری طرح نیکی اور تقویٰ پر قائم رہے ان کے لئے بہت بڑا اجر مقرر ہے۔

یہ وہ لوگ تھے جن سے جب دوسروں نے کہا کہ سارا جہان تمہارے مقابلہ کے لئے چڑھا چلا آرہا ہے تم ان سے ڈر جاؤ تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بھی بڑھا دیا اور انہوں نے جواب میں کہا کہ اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہی ہمارا بہترین کارساز ہے۔

تفسیر:۔

غزوۂ اُحد کے واقعہ سے شکستہ دل مسلمانوں کو جب فوراً حمراء الاسد کے مقام پر کفار کے مقابلہ کے لئے حکم ہوا تو مخلص اور سچے مومن فوراً نکل کھڑے ہوئے مگر ایک گروہ نے اس موقعہ پر انتہائی کمزوری دکھائی۔ یہ اسلامی لشکر کی ہیبت کا اثر تھا کہ کفار بڑی جمعیت کے باوجود مقابلہ کے لئے ٹھہر ہی نہ سکے۔ اس طرح مسلمانوں کو بہت سا متروکہ مال بھی مل گیا اور اللہ و رسولؐ کے حکم کی تعمیل کا ثواب علاوہ ازیں تھا۔ اس رکوع میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

اصولی تعلیم یہ ہے کہ عُسر ہو یُسر ہو ہر حال میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت مومنوں کا شعار ہے ان کا توکل ہر حالت میں اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر مرحلہ پر ان کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہوتی ہے

فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ○ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

نتیجہ یہ تھا کہ یہ مومن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور فضلوں کو لیکر گھروں کو لوٹے درآنحالیکہ انہیں کوئی گزند نہ پہنچا تھا نیز وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر گامزن ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ فضلِ عظیم کا مالک ہے۔

یہ ڈرانے والے تو وہ شیطان تھے جو اپنے دوستوں کو ہی دھمکا سکتے ہیں پس ان سے ہرگز خوف نہ کھاؤ میری ہی خشیت اختیار کرو اگر تم مومن ہو۔

اے نبی! یہ کفر کی طرف جلد جانے والے تیرے لئے وجہِ غم اور پریشانی نہ ہوں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ (کے دین) کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔ (ان کے رویہ کے مدِّنظر) اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ان کے لئے آخرت میں (رحمت کا) کوئی حصہ نہ رکھے بلکہ ان لوگوں کے لئے عذابِ عظیم ہوگا۔

کہ مومنوں پر لوگوں کی تخویف و تہدید کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے ان نازک ترین اوقات میں بھی اعلان فرمایا ہے کہ انجامکار فتح مسلمانوں کو ہوگی اور آخر خدا کا دین ضرور غالب ہوگا۔ کفار اپنے سارے منصوبوں اور تمام کوششوں کے باوجود بنیادی طور پر اسلام کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی اپنے انبیاء کی نصرت فرماتا رہا ہے اور کبھی الٰہی تحریک مغلوب نہیں ہو سکی۔ آخری غلبہ خدا پرستوں اور اللہ تعالیٰ کی جماعتوں کا ہی ہوتا ہے۔ غزوۂ اُحد کے معاً بعد قرآن مجید کا یہ اعلان اسلام کی صداقت کا بجائے خود ایک برہان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم کافروں اور منافقوں کو پورا موقعہ دیتے ہیں تا وہ توبہ کر سکیں مگر وہ اسے الٹا استعمال کرتے ہیں۔ وہ اس مہلت کو اسلام کے مقابلہ میں صرف کر کے اپنے لئے مزید تباہی کے سامان مہیا کر لیتے ہیں لیکن یہ حالت لمبے عرصہ تک نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرماتا ہے کہ اہلِ حق کو غلبہ اور نمایاں فتح حاصل ہو جاتی ہے۔

فرمایا کہ جب خبیث اور طیب اس طرح مل جاتے ہیں کہ امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے تو ہم خود امتیاز کا سامان کرتے ہیں۔ خبیث اور طیب ہونے کا تعلق دل سے ہے اور دل کی بات پردۂ غیب میں ہے۔ اللہ تعالیٰ براہِ راست ہر شخص کو دوسرے کے طیب یا خبیث ہونے کے بارے میں تو آگاہ نہیں کرتا۔ ہاں وہ ایک رسول برپا کرتا ہے اور اس پر ایمان لانے کا حکم

إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ج وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ ط إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ج وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ○ مَّا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ایمان کے بجائے کفر اختیار کر لیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے ہاں اُن کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

یہ کافر ہرگز گمان نہ کریں کہ ہمارا ان کو ڈھیل دیتے جانا ان کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔ ہمارے مہلت دینے کا نتیجہ تو یہ نکل رہا ہے کہ وہ گناہوں میں اور بڑھتے جاتے ہیں اور ان کے لئے ذلیل کن عذاب مقرر ہے۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کو کبھی اس (ملی جلی) حالت پر نہ چھوڑے گا جس پر تم اس وقت ہو یہاں تک کہ وہ خبیث اور طیب میں امتیاز کرے گا۔ ہاں وہ تم کو براہِ راست غیب پر مطلع نہ کرے گا لیکن جسے چاہے گا

دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مومن اور کافر دو جماعتیں الگ الگ قائم ہو جاتی ہیں اور امتیاز قائم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے حکم دیا ہے کہ تم سب رسولوں پر ایمان لانا کسی کا انکار نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم ہو جاؤ گے۔

خدا ترسی اور تدبر سے کام لیا جائے تو آیت ولٰکنّ اللّٰہ یجتبی من رسلہ من یشاء صاف طور پر دلالت کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنتِ مستمرہ ہمیشہ جاری رہے گی اور مسلمانوں کو بھی مکلف قرار دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ رسولوں پر ایمان لاتے رہیں اور اس راہ میں ہر قربانی سے کام لیں۔

انبیاء و مرسلین کی اطاعت سے سرتابی اسلئے کی جاتی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم بڑی طاقت والے ہیں، ہمارے پاس بہت مال ہیں، ہم کسی کے آگے جھک نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آسمان و زمین کی بادشاہت تو اللہ تعالیٰ کی ہے، وہی سب چیزوں کا مالک ہے، تم جس بخل سے کام لے رہے ہو اور اپنے کفر و نفاق کی وجہ سے قربانی سے جس گریز کو اختیار کر رہے ہو انجامکار یہ تمہارے گلے کا طوق بن جائیں گے اور غلبہ و کامرانی نبی اور اس کی جماعت کو حاصل ہوگی۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ع ۱۸ ۹

اپنے رسولوں میں سے منتخب کرے گا۔ پس تمہارا فرض ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہوگا۔

وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے فضل کے بارے میں بخل سے کام لے رہے ہیں یہ خیال نہ کریں کہ یہ طریق ان کے لئے مفید ہے ہرگز نہیں بلکہ یہ ان کے لئے بہت بُرا ہے۔ قیامت کے دن ان کا بخل ان کے گلے کا ہار ہوگا۔ آسمان و زمین کی میراث اللہ تعالیٰ کی ہے وہ تمہارے کاموں کی اچھی طرح خبر رکھنے والا ہے۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں یہ ذکر ہے کہ نبی آئیں گے مگر وہ آیت دکھاؤ جس میں یہ لکھا ہو کہ نبی و رسول آئیں گے اور مسلمانوں پر ایمان لانا ضروری ہوگا۔ اگرچہ یہ مطالبہ کوئی زیادہ معقول نہیں مگر اس آیت میں اس کو بھی پورا کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول منتخب کرتا رہے گا اور پھر یہ بھی حکم دیا ہے کہ مسلمانو! تم سب رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اگر ایمان لاؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو تمہارے لئے اجر عظیم ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ آیاتِ قرآنیہ پر تدبر کرنے سے جملہ اختلافی مسائل فوراً حل ہو جاتے ہیں ؀

دلائل ہستی باری تعالیٰ[1]

(جناب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ)

اگر ایسی پیشگوئیاں پوری ہو جائیں جو بجز اللہ تعالیٰ کے اور کسی ذریعہ سے انسانی علم میں نہ آسکیں یا قبولیتِ دعا کے شاندار نمونے ظہور میں آئیں تو یہ دونوں باتیں ہستی باری تعالیٰ کا زبردست ثبوت ہیں۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ :-

"خدا نے اپنے زندہ کلام سے مجھے بلاواسطہ یہ اطلاع دی ہے اور مجھے اس نے کہا ہے کہ اگر تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے کہ لوگ کہیں کہ ہم کیونکر سمجھیں کہ تو خدا کی طرف سے ہے تو انہیں کہہ دے کہ اس پر یہ دلیل کافی ہے کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہیں۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں، پیش از وقت غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں اور وہ اسرار جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں وہ قبل از وقت ظاہر کئے جاتے ہیں اور دوسرا نشان ہے کہ اگر کوئی ان باتوں میں مقابلہ کرنا چاہے مثلاً کسی دعا کا قبول ہونا اور پھر پیش از وقت اس قبولیت کا علم دیئے جانا یا غیبی واقعات معلوم ہونا جو انسان کی حدِ علم سے باہر ہیں تو اس مقابلہ میں وہ مغلوب رہے گا گو وہ مشرقی ہو یا مغربی۔" (ضمیمہ جہاد)

اس اقتباس کی روشنی میں ذیل کی پیشگوئیاں قابلِ غور ہیں :-

۱۔ "اور خداوند نے مجھے کہا ...... میں ان کے لئے اُن کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے مُنہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اس سے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سُنے گا تو میں اس کا اس سے حساب لوں گا۔" (استثناء ۱۸ : ۱۷ تا ۱۹)

"اور یہ وہ برکت ہے جو موسیٰ مردِ خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا، شعیر سے اُن پر طلوع ہوا، فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشیں شریعت اُن کے لئے تھی۔"

(استثناء باب ۳۳ : ۱-۲)

قرآن کریم میں ایک پیشگوئی بیان ہوئی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِی اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُم

---

[1] مولانا موصوف نے امسال جلسہ سالانہ قادیان پر اسی عنوان پر تقریر فرمائی تھی۔ (الفرقان)

من بعد غلبھم سیغلبون۔ فی بضع سنین۔

یعنی رومی ہار گئے اور ایرانی جیت گئے لیکن چند سالوں کے اندر اندر پانسہ پلٹ جائے گا اور رومی غالب اور ایرانی مغلوب ہو جائیں گے۔ یہ انقلاب تین اور نو سال کے اندر اندر برپا ہوگا۔ نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد۔

پھر فرمایا:۔

الیوم ننجیك ببدنك لتكون لمن خلفك اٰیة۔

یعنی فرعون کی لاش ہمیشہ محفوظ رہے گی۔

یہ سب پیشگوئیاں من وعن پوری ہو چکی ہیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات میں اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ پر ان کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ اس لئے کہ بنی نوع انسان نے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں میں امن سے رہو گے یا تم اپنے تئیں اپنی تدبیروں سے بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے

اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُن سے زیادہ مصیبت کا مُنہ دیکھو گے۔

اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تُو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چُپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ - ۲۵۷)

"اِک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار
آئے گا قہرِ خدا سے خلق پر اِک انقلاب
اِک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اِک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اِک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آبِ رودبار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثلِ درختانِ چنار
ہوش اُڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار
خون سے مُردوں کے کوہستان کے آبِ رواں
سُرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شرابِ انجبار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جنّ و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار
اِک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر انکار جلدی اے سفیہِ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دارومدار"

(۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء - درثمین ص ۹۱-۹۲)

اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ - الخ (دارقطنی ص۱۸۸)

کہ ہمارے مہدی کی سچائی کے دو نشان ہیں جو اس سے پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔ یعنی چاند اور سورج کو مقررہ تاریخوں میں گہن لگے گا۔ یہ نشان ۱۸۹۴ء کو پورا ہوا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا۔

"خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں
میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے
ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے
مشابہت ہوگی، وہ آسمان سے اُترے گا اور
زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا ۔ وہ
اسیروں کو رستگاری بخشے گا۔ اور ان کو جو
شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔
فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الحق والعلاء
کانّ اللہ نزل من السماء۔"

آپؑ کا الہام ہے :-
"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" [1]

۲- قبولیتِ دعا کے شاندار نمونے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحریرات میں موجود ہیں۔ منجملہ ان کے یہ کہ آپؑ نے سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق فرمایا :-

"یہ شخص میرے متعلق سخت بدزبانی سے کام لیا کرتا تھا اور مجھ پر لعنتیں بھیجا کرتا تھا۔ اس کا نام سعد اللہ لدھیانوی تھا۔ یہ شخص اپنی بدزبانی سے نیزہ کی طرح سخت زخم پیدا کرتا تھا۔ جب اس شخص کی بدزبانی اپنی انتہاء کو پہنچ گئی اور وہ ایذارسانی میں سب سے آگے بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے جلد ہلاک ہونے اور ذلیل و رسوا اور ابتر ہونے کے متعلق اپنی قضاء و قدر سے آگاہی بخشی، اور اس کے متعلق فرمایا۔ اِنَّ شانئکَ ھو الابتر یعنی تیرا دشمن منقطع النسل اور ناکام و نامراد رہے گا۔ چنانچہ مَیں نے اس وحی الٰہی کو لوگوں میں شائع کر دیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی اس وحی کی سچائی کو جو اُس نے مجھے الہام کی تھی ظاہر کر دیا اور اپنے فرمودہ کو پورا کر دیا۔ اس لئے مَیں نے چاہا کہ اُسے تفصیل سے بیان کر کے لوگوں میں اس کی اشاعت کروں۔ لیکن ایک وکیل نے جو میری جماعت میں شامل تھا مجھے اس کی اشاعت سے روکا اور اسکے متعلق بہت خوف اور خطرہ کا اظہار کیا اور کہا کہ اس کی اشاعت کی صورت میں یہ معاملہ ضرور حکام تک پہنچے گا اور اس وقت قانون کی زد اور سزا سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی اور مصائب کا ایک ختم نہ ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور مقدمہ کی سخت مصیبت اٹھانے کے بعد اس کا جو نتیجہ ہوگا وہ ظاہر ہے اور ایسی صورت میں حکومت ضرور سزا دیگی۔ اس لئے بہتری اسی میں ہے کہ احتیاط سے کام لیکر اس وحی کا اخفاء کیا جائے۔ مَیں نے اس سے کہا کہ میرے نزدیک تو راہِ صواب یہی ہے کہ الہامِ الٰہی

---

[1] جناب مولوی ظفر علی خاں صاحب ایڈیٹر زمیندار لکھتے ہیں :-
"آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کانٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے تھے غلام احمد قادیانی .... پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آتے ہیں .... یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں ہیں تو دوسری طرف یورپ میں پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں۔" (زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

کی تعظیم کو مقدم کیا جائے اور اس کا اخفاء
میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی معصیت میں داخل
اور ایک کمینہ فعل ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے سوا
کسی کی طاقت نہیں کہ ضرر پہنچا سکے اور اللہ تعالیٰ
کے حکم کے بعد میں حکام کی تہدید سے نہیں ڈرتا۔
ہاں ہم اللہ تعالیٰ کی جناب میں جو فضل و کرم کا
منبع ہے دعا کریں گے کہ وہ ہمیں ہر ایک مصیبت
اور فتنہ سے محفوظ رکھے اور اگر قضاء و قدر
میں یہی لکھا ہے کہ یہ مصیبت ہم پر آئے تو ہم اس
ذلت والی زندگی پر بھی راضی ہیں۔ اور میں اللہ تعالیٰ
کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ اس شریر انسان کو مجھ
پر مسلط نہیں کرے گا اور اُسے کسی آفت میں مبتلا
کر کے اپنے اس بندہ کو جو اس کے حضور پناہ کا
طالب ہے اس کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ جب
میری یہ بات میرے یکتا مخلص فاضل ماہر علوم
دین مولوی حکیم نورالدین صاحب نے سُنی تو اُن کی
زبان پر حدیث رُبَّ اشعث اغبر لو اقسم
علی اللہ لابرّہ جاری ہوئی۔ اور میرے جواب
کو سُن کر اور نیز مولوی صاحب سے یہ حدیث سُن کر
جماعت کے لوگوں کو اطمینان حاصل ہو گیا اور انہوں
نے اس وکیل کو جس نے مجھے ڈرایا تھا غلطی خوردہ
قرار دیا اور اس کی تخویف کو ہیچ سمجھا۔ اس کے بعد
میں نے تین روز تک سعد اللہ کی موت کے لئے
خدا تعالیٰ کی جناب میں دعائیں کیں۔ جس کے بعد اللہ تعالیٰ
نے مجھ پر یہ وحی نازل کی۔ رب اشعث اغبر لو اقسم
علی اللہ لابرّہ۔ یعنی بعض جو لوگوں کی نظروں میں
پراگندہ مُو اور غبار آلود ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
کے حضور وہ مقام رکھتے ہیں کہ اگر وہ کسی بات کے
متعلق قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ اُنکی قسم کو ضرور پورا کر دیتا
ہے اور اس سے مراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اس شخص
کے شر سے ہمیں محفوظ کرے گا۔ سو مجھے اللہ تعالیٰ
کی قسم ہے کہ ابھی چند ہی روز گزرے تھے کہ اسکی
ہلاکت کی خبر آ گئی۔ سو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس
نے اس دشمن کو اپنے کوڑے کا نشانہ بنایا۔"

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری فرماتے ہیں:۔

"جب حضرت اقدسؑ نے حقیقۃ الوحی کے حاشیہ
میں سعد اللہ لدھیانوی کے بیٹے کو نامرد لکھا تو خواجہ
کمال الدین صاحب چونکہ وکیل تھے اس لئے بہت
گھبرائے کہ اگر سعد اللہ نے مقدمہ کر دیا تو اس کے
بیٹے کو نامرد ثابت کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے
حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور اس حاشیہ
کو کاٹ ڈالیں۔ حضورؑ نے فرمایا میں نے خدا تعالیٰ
کی مرضی سے لکھا ہے میں اس کو نہیں کاٹوں گا۔ خواجہ
صاحب نے پھر کہا کہ حضور مجھے تو بہت ہی گھبراہٹ
رہے گی۔ فرمایا اگر سعد اللہ مقدمہ کرے گا تو ہم اقرار
کرتے ہیں کہ ہم آپ کو وکیل نہیں بنائیں گے۔ اس پر
وہ خاموش ہو گئے اور لاہور جا کر مولوی محمد علی صاحب
کو خط لکھا کہ رات مجھے نیند نہیں آئی کہ اگر سعد اللہ
نے دعویٰ کر دیا تو اس کو ثابت کرنا مشکل ہے جس
کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا حضرت صاحبؑ حاشیہ

کاٹ ڈالیں یا سعد اللہ مر جائے ۔ چنانچہ مولوی
محمد علی صاحب نے جب حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا
تو حضورؑ نے سُن کر فرمایا ۔ کوئی تعجب نہیں کہ سعد اللہ جلد
ہی مر جائے ۔ چنانچہ بعد میں حضورؑ کو رُبّ اشعث
اغبر الخ الہام ہوا اور پھر چند روز کے بعد
سعد اللہ کی موت کی نسبت تار آگئی ۔"
(تذکرہ صفحہ ۶۸۱ - ۶۸۲)

۳ - بے شمار پاکباز دل کی گواہی کے رُو سے وجودِ
باری تعالیٰ ایک متفق علیہ مسئلہ ہے ۔ دنیا میں بے شمار مذاہب
پائے جاتے ہیں مگر سب وجودِ باری کے قائل ہیں ۔ حضرت
امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں :-

"حقیقت میں کل مذاہبِ دنیا اِس بات پر
متفق ہیں کہ کوئی ہستی ہے جس نے کل جہان کو
پیدا کیا مختلف ممالک اور احوال کے تغیر کی وجہ
سے خیالات اور عقائد میں بھی فرق پڑتا ہے لیکن
باوجود اس کے جس قدر تاریخی مذہب ہیں سب اللہ تعالےٰ
کے وجود پر متفق اللسان ہیں ..... خواہ وہ مذاہب
امریکہ کے جدا شدہ ملک میں پیدا ہوئے ہوں یا افریقہ
کے جنگلوں میں، خواہ روما میں، خواہ انگلستان میں،
خواہ جاوا و سماٹرا میں، خواہ جاپان میں اور چین میں،
خواہ سائبیریا و منچوریا میں ۔"

۴ - اسی طرح دنیا کا نظامِ کامل بھی ہستی باری تعالیٰ
کا زبردست ثبوت ہے ۔ چنانچہ فرمایا :-

فارجع البصر هل ترىٰ من فطور
ثمّ ارجع البصر كرّتين ينقلب
اليك البصر خاسئًا وهو حسير ۔

یعنی تم کائنات پر بار بار غور کر کے دیکھ لو تم کو ایک نظام
محکم، اعلیٰ ترتیب اور حکیمانہ تخلیق نظر آئے گی ۔ آج تک کوئی
دہریہ اللہ تعالیٰ کی ترتیب کو چیلنج نہیں کر سکا بلکہ ہر شخص یہ تسلیم
کرتا ہے کہ نظامِ کائنات بے بدل ہے ۔ اور یہ ظاہر ہے
کہ حکمت بغیر حکیم کے نہیں ہو سکتی ۔ چنانچہ ایک بدوی سے ہستی
باری تعالیٰ کا ثبوت مانگا گیا تو اس نے کہا کہ البعرة تدلّ
على البعير واثر القدم على السفير فالسماء
ذات بروج والارض ذات فجاج اما تدلّ على
قدير ۔ یعنی مینگنی سے اونٹ کا پتہ چلتا ہے اور پاؤں کا نشان
مسافر کا ثبوت ہے تو بُرجوں والا آسمان اور رستوں والی زمین
کیوں قادرِ مطلق خدا کی ہستی پر دلیل نہیں ہو سکتے ۔

۵ - اللہ تعالیٰ نے فرمایا الا ان حزب الله هم
الغالبون ۔ نیز فرمایا کہ حزب اللہ کے مخالف ہمیشہ ناکام و
نامراد ہوتے ہیں ۔

یہ حقیقت بھی ہستی باری تعالیٰ کی زبردست دلیل ہے
ورنہ کبھی اس کے اُلٹ بھی تو ہوتا ۔ ازل سے آج تک یہ کلیہ
کبھی نہیں ٹوٹا اور نہ ٹوٹے گا، انشاء اللہ ۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہؑ فرماتے ہیں :-

"ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو، گالیاں دو جس قدر
چاہو اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو
جس قدر چاہو اور میرے استیصال کے لئے ہر قسم
کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو، پھر یاد
رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اس
کا ہاتھ غالب ہے ۔" (اربعین ۱۴)

"دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی مگر وہ مجھ کو جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر تک میرے ساتھ وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہانتک کہ سجدہ کرتے کرتے تمہارے ناک گھس جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں۔ تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سُنے گا اور نہیں رُکے گا جب تک کہ وہ اپنا کام پورا نہ کرلے۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اَور مُنہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اَور۔ اور خدا کسی امر کو فیصلہ کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ جس طرح خدا نے پہلے ماموریں اور منکرین میں ایک دن فیصلہ کر دیا اُسی طرح وہ اب بھی فیصلہ کر دیگا۔ "خدا کے ماموریں کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ مَیں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو۔ یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳)

پھر فرمایا:۔

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں مَیں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اُکھڑ سکوں اگر اُن کے پہلے اور ان کے پچھلے اور انکے زندے اور اُن کے مُردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل میں بنا کر ان کے مُنہ پر ماریگا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اِس طرف لا رہے ہیں۔ اب اِس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہو تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو، ناخنوں تک زور لگاؤ، اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔"
(ضمیمہ اربعین ۴ ص ۱۲)

نیز فرمایا:۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا

منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اِسی چشمہ
سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا
اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا
بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے
مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور
اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے
مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر
برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے
کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے
سُننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو! اور اِن
پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ
رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن
پورا ہوگا۔" (تجلیاتِ الٰہیہ ص۲۱)

۶۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والّذین جاھدوا
فینا لنھدینّھم سُبُلنا۔ یعنی جو لوگ ہماری
راہ میں جدّ وجہد کرتے ہیں ہم ضرور بالضرور اُن کی
رہنمائی کرتے ہیں۔ چنانچہ ہر زمانہ میں بے شمار ایسے لوگ
پائے گئے ہیں جو الہام و کلامِ الٰہی سے مشرف ہوئے،
وہ دیدارِ الٰہی کی نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز تھے، اور وہ
خدا تعالیٰ کے منادی بنے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے اپنے
کانوں سے خدا کی آواز سُنی اور بچشم خود اس کے
دیدار سے بہرہ ور ہوئے، وہ جو بحرِ روحانیت کے
شناور اور اِس کوچہ کے آشنا ہیں اُن کی گواہی ہے
کہ خدا موجود ہے اور انہوں نے بارہا اس کی طرف سے
انا الموجود کی آواز سُنی ہے۔ پس اِن صاحبِ حال
لوگوں کے مقابلہ میں اُن ناآشنا دہریوں کی کیا حقیقت
ہو سکتی ہے جو اپنے ظنونِ فاسدہ کی پیروی میں یہ بڑ ہانکتے
ہیں کہ خدا کوئی چیز نہیں +

محترم چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے دو کام

فرائضِ منصبی کی ادائیگی اور تبلیغِ اسلام

جناب مُلّا واحدی صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ مجھ سے
جناب چودھری صاحب نے فرمایا تھا کہ:-

"مَیں جب امریکہ اور یورپ میں ہوتا ہوں
تو تعطیلات میں دیہاتوں کی طرف چلا جاتا ہوں
وہاں ہفتوں ٹھہرتا ہوں اور تبلیغ کرتا ہوں۔
دیہاتوں میں بے شمار دوست ہیں اور ٹھہرنے
کے ٹھکانے ہیں۔ مجھے اور کوئی شوق نہیں ہے
سنیما اور سنیما کی قسم کی چیزوں سے واسطہ نہیں
رکھتا۔ ڈنروں اور لنچوں میں بھی اسلئے شریک
ہو جاتا ہوں کہ فرائضِ منصبی مجبور کرتے
ہیں ورنہ حقیقتاً **دلچسپی دو ہی کاموں**
سے ہے یا **فرائضِ منصبی**
کی ادائیگی سے یا تبلیغ سے۔"

{روزنامہ نوائے وقت لاہور
۱۷ نومبر ۱۹۶۳ء}

ایک پادری صاحب سے علمی اور دلچسپ گفتگو

(از جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم)

کوہ مری کا ذکر ہے کہ ایک دن مَیں پنڈی پوائنٹ کی طرف سیر کے لئے نکلا۔ دو دوست اور بھی میرے ساتھ ہو لئے۔ دو فرلانگ کے قریب جا کر مَیں نے دوستوں سے کہا کہ یہاں قریب ہی ایک بڑے پادری صاحب رہتے ہیں آؤ ذرا ان سے ملتے چلیں۔ سب نے میرا ساتھ دیا اور ہم دائیں ہاتھ سڑک سے نیچے اُتر پڑے۔ خمدار پہاڑی راستہ تھوڑی دیر میں ہمیں پادری صاحب کی کوٹھی پر لے گیا۔ کوٹھی کیا تھی محل تھا۔ ایک عالی شان عمارت پُر فضا ماحول میں پادری صاحب کی شخصیت کا تعارف کرا رہی تھی۔ کوٹھی کے سامنے چھوٹا سا کمپونڈ نہایت خوبصورت اور خوشبودار پھولوں سے بھرپور مری کی خوشگوار آب و ہوا کو دوبالا کر رہا تھا۔ اُونچے اُونچے چیل کے درخت کوٹھی کے پہریدار تھے۔ ان میں سے چھن چھن کر آنے والی ٹھنڈی ہوائیں ہر سانس کو پُر لطف بنا کر جسم و جان میں تازگی پیدا کر رہی تھیں۔

ہم لوگ کوٹھی کے صدر دروازے پر جا پہنچے۔ چوکیدار آیا اور ہمیں کوٹھی کے برآمدے میں لیجا کر کرسیوں پر بٹھا دیا۔ ہم نے اسے کہا کہ ہم پادری صاحب سے ملنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ اندر ہوں تو انہیں اطلاع کر دو۔ اس نے فوراً اندر جا کر پادری صاحب کو اطلاع دی اور پادری صاحب فوراً اپنے مخصوص لباس میں بڑے وقار اور سنجیدگی کے ساتھ ہمارے سامنے آ کھڑے ہوئے ان کے چہرے مہرے اور بات چیت سے صاف پتہ چلتا تھا کہ یہ کوئی بڑے مہذب اور اونچے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ دونوں طرف سے سلام، سلام کے تبادلے ہوئے۔ پادری صاحب نے بڑی محبت اور نرمی سے مزاج پُرسی کے بعد پوچھا۔ آپ لوگ کیسے آئے ہیں؟ مَیں نے عرض کیا ہمیں آپ کی ملاقات کا شوق اِدھر لے آیا۔ ہم انجیل کی بعض باتیں سمجھنا چاہتے ہیں۔ ہمارے ملک کے پادری صاحبان تو گفتگو کرتے وقت بڑی جلدی اخلاق سے گر جاتے ہیں اور بگڑ کر تُو تُو مَیں مَیں پر آجاتے ہیں۔ آپ سے ہمیں توقع ہے کہ تہذیب اور محبت سے بات کریں گے۔

پادری صاحب نے فرمایا کہ آپ لوگ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں؟ مَیں نے جواب دیا ہم مسلمان ہیں۔ فرمایا میرا مطلب ہے اسلام کے کس فرقے سے؟ کیا آپ سنّت جماعت ہیں یا شیعہ یا کچھ اور؟

مَیں نے کہا آپ فرقوں کو چھوڑیئے ہمیں مسلمان ہی سمجھئے۔ ہم بحث کرنا نہیں چاہتے۔ صرف چند باتیں سمجھنا چاہتے ہیں۔ پادری صاحب بولے مسلمان بحث ضرور کرتے ہیں اور مَیں بحث کے لئے تیار نہیں۔ مَیں نے کہا آپ

بالکل مطمئن رہیئے، ہم ہرگز بحث نہیں کریں گے۔ آخر
پادری صاحب نے فرمایا بہت اچھا آپ کل شام کو ۶ بجے
آجائیں۔ چنانچہ ہم وہاں سے رخصت ہو کر واپس آ گئے۔

ہم دوسرے دن ٹھیک ۶ بجے کوٹھی پر پہنچ گئے
مگر پادری صاحب کو وہاں موجود نہ پاکر برآمدے میں کھڑے
ہو کر سوچنے لگے۔ چند منٹ گزرنے پر پادری صاحب باہر
سے آ گئے اور ہمیں دیکھ کر مسکرا کر فرمانے لگے۔ سوری
(افسوس) میں ذرا لیٹ ہو گیا۔ میں نے خیال کیا کہ دیسی
لوگ وقت کی قدر نہیں کرتے اسلئے ذرا دیر لگ گئی۔

میں نے فوراً جواب دیا کہ ہم لوگ اس لئے عین
مقررہ وقت پر پہنچ گئے کہ آپ وقت کی قدر کرتے
ہیں مگر آپ نے ہمارا خیال غلط ثابت کر دیا اور ہم نے
بھی آپ کا خیال غلط ثابت کر دیا۔

پادری صاحب ہنس پڑے اور ہمیں کوٹھی کے
اندر ایک کمرے میں لے گئے۔ کمرہ کیا تھا کسی جن کی بنائی
ہوئی کسی جلیل القدر بادشاہ کی آرام گاہ تھی۔

پادری صاحب ایک اونچی سی تخت نما کرسی پر بیٹھ
گئے اور ہمیں اپنے قریب نرم نرم صوفوں پر بٹھا دیا۔
اب جو گفتگو ہوئی مندرجہ ذیل ہے۔ پڑھئے اور لطف
اٹھائیے۔

پادری۔ فرمائیے صاحب آپ کیا سمجھنا چاہتے ہیں؟

احمدی۔ ۲ سلاطین باب ۲ میں آتا ہے کہ ایلیاہ نبی معہ
رتھ کے آسمان پر چلے گئے۔ اور بائیبل کی
آخری کتاب ملاکی نبی میں آیا ہے کہ ایلیا مسیح
کے آنے سے پہلے آسمان سے اُتر آئیگا لکھا ہے

"خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن آنے
سے پیشتر میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا"
(ملاکی باب ۴۔ آخر) چنانچہ جب جناب مسیح آ گئے
تو یہود نے اُن سے مطالبہ کیا کہ مسیح سے پہلے ایلیاہ
کا آنا ضروری ہے۔ وہ کہاں ہے؟ پادری صاحب
جو کچھ میں نے بیان کیا ہے کیا یہ درست ہے؟

پادری۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔

احمدی۔ بہت خوب۔ اب چلئے آگے متی باب ۱۷ آیت ۱۰
میں لکھا ہے "شاگردوں نے اس سے پوچھا پھر
فقیہہ کیوں کہتے ہیں کہ ایلیاہ کا پہلے آنا ضرور ہے۔
اس نے جواب دیا ایلیاہ البتہ آئے گا اور
سب کچھ بحال کرے گا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں
کہ ایلیاہ تو آچکا اور انہوں نے اُسے نہیں پہچانا"
پھر متی باب ۱۲ آیت ۱۵ میں آتا ہے "سب نبیوں
اور توریت نے یوحنا تک نبوت کی اور چاہو
تو مانو۔ ایلیاہ جو آنے والا تھا یہی ہے جس کے
سننے کے کان ہوں وہ سن لے"۔ ان حوالوں سے
ظاہر ہے کہ جناب یسوع نے یوحنا کو ایلیاہ بتا کر
یہودیوں کی تسلی کرنا چاہی مگر یہودی بڑی ہوشیار
اور چالاک قوم ہے اُن کے کچھ لوگ یوحنا کے
پاس پہنچے۔ چنانچہ یوحنا باب ۱ آیت ۲۰ میں لکھا ہے:۔
"جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ
پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے تو اُس
نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا کہ میں تو
مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر

کون ہے۔ کیا تُو **ایلیاہ** ہے۔ اس نے کہا مَیں نہیں ہوں۔ کیا تُو **وہ نبی** ہے۔ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ پس انہوں نے اُس سے کہا پھر تُو ہے **کون**۔ تاکہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں۔ تُو اپنے حق میں کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا مَیں جیسا یسعیاہ نبی نے کہا ہے

بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں"۔

اس حوالے سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

اوّل۔ یہودی اس وقت تین نبیوں کے منتظر تھے۔ ایلیاہ (۱)، مسیح (۲) اور وہ نبی (۳)۔ اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مسیح اور وہ نبی دو الگ الگ وجود ہیں نہ کہ آجکل کے عیسائیوں کے خیال کے مطابق مسیح ہی وہ نبی ہے حقیقت میں **وہ نبی** آنحضرت کا ترجمہ ہے۔

دوم۔ یوحنا نہ مسیح ہے، نہ وہ نبی اور نہ ایلیا۔

سوم۔ بلکہ وہ یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کے مطابق "بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز" ہے نہ کہ ملاکی نبی کی پیشگوئی کے مطابق ایلیاہ۔

جناب پادری صاحب! اب سمجھنے والی بات صرف یہ ہے کہ یسوع کہتے ہیں کہ یوحنا ہی ایلیاہ ہے چاہو تو قبول کرو۔ مگر یوحنا کہتا ہے مَیں ایلیاہ نہیں ہوں بلکہ بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں۔ اب آپ یہ سمجھائیں کہ دونوں میں سے کون سچ کہتا ہے اور کون غلط بیانی سے کام لیتا ہے یا کم از کم کسے غلط فہمی ہے؟

پادری۔ (شریف پادری سوچ میں پڑ گیا) سوچ کر کہنے لگا دونوں ہی سچ کہہ رہے ہیں۔ وہ اس طرح کہ مسیح تو چونکہ غیب دان تھا اور اس میں الوہیت تھی اور وہ خدائی طاقتیں رکھتا تھا۔ اسلئے اسے تو علم تھا کہ یوحنا کو ایلیاہ کے مقام پر کھڑا کر دیا گیا ہے۔ مگر یوحنا کو ابھی اپنے متعلق علم نہ تھا۔ کیونکہ وہ انسان محض تھا۔ اسلئے اُس نے انکار کر دیا۔

احمدی۔ جناب عالی! آپ کے اس جواب سے تو اُلجھنیں اور بھی بڑھ گئیں۔ ذرا غور فرمائیے کہ اگر جناب یسوع مسیح میں الوہیت ہوتی اور وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہوتے تو وہ اپنی **خدائی طاقت سے** یہودیوں کے یوحنا کے پاس جانے سے پہلے ہی یوحنا کو بتا دیتے کہ تم ایلیاہ بنا دیئے گئے ہو، انکار نہ کرنا۔ لیکن چونکہ مسیح ایسا نہ کر سکے اسلئے اُن کے اندر نہ الوہیت تھی نہ وہ خدائی طاقت رکھتے تھے۔ بلکہ ان کی خدائی مشکوک ہو گئی۔ دوسرے یوحنا نہ صرف ایلیا ہونے سے انکار کرتا ہے بلکہ وہ اپنے تئیں یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کا مصداق سمجھ کر "بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز" کہتا ہے۔

سمجھنے والی بات یہ بھی ہے کہ کیا یوحنا نے خود بخود اپنے ہی خیال سے اپنے تئیں یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کا مصداق سمجھ لیا۔ حالانکہ خدا نے اسے ایلیاہ بنایا تھا۔ اِس

صورت میں تو یوحنا زیر الزام آتا ہے اور اس غلط بیانی سے انجیل کی تقدیس میں بھی خلل آتا ہے۔ اور اگر خدا نے اسے یسعیاہ نبی کے مطابق ہی بھیجا تھا تو یہ بات عجیب تر ہو جاتی ہے کہ باپ (یعنی خدا) تو یوحنا کو بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز بنا کر بھیجتا ہے مگر بیٹا (یعنی یسوع) اسے ایلیاہ بناتا ہے۔ حالانکہ مسیح تو بار بار فرماتے ہیں جو باپ کی مرضی ہے وہی بیٹے کی ہے۔ ذرا سوچنے والی بات ہے۔ باپ کچھ کہتا ہے بیٹا کچھ اور۔

پادری صاحب پھر سوچ میں پڑ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد بولے۔

بات یہ ہے کہ یوحنا بے شک یسعیاہ نبی کے کہنے کے مطابق ہی آیا۔ مگر مسیح نے جو ایلیاہ کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ یوحنا ایلیاہ کی قوت پر چلنے والا اور اس کی طاقتیں لے کر آیا تھا۔ اس لحاظ سے وہ ایلیاہ تھا۔

احمدی۔ جناب پادری صاحب کتاب ملاکی نبی میں یہ نہیں لکھا کہ ایلیاہ تمثیلی رنگ میں آئے گا۔ یعنی اس کی قوت پر چلنے والا کوئی اور شخص اس کی جگہ آئے گا۔ بلکہ صاف صاف لکھا ہے کہ میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔ اور یہودیوں کا یہی عقیدہ اور ایمان تھا اور ہے کہ ایلیاہ خود آسمان سے اترے گا اور مسیح سے پہلے اترے گا۔ اور یہی سبب تھا کہ یہودیوں نے مسیح کو قبول نہیں کیا۔ علاوہ ازیں بڑی روشن اور کھلی کھلی حقیقت یہ بھی ہے کہ یوحنا نے کبھی بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں ایلیاہ ہوں اور ایلیاہ کے آسمان سے اترنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایلیاہ کا مثیل آئے گا۔ پس یہ تو مدعی سست اور گواہ چست والا معاملہ ہے کہ خود یوحنا انکار کرتا ہے مگر مسیح اسے ایلیاہ بنا رہے ہیں۔ مرقس کی انجیل کے شروع میں ہی لکھا ہے:۔

> "جیسا کہ یسعیاہ نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیری راہ تیار کرے گا۔ بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ خداوند کی راہ تیار کرو۔ اس کے راستے سیدھے بناؤ۔ یوحنا آیا اور بیابان میں بپتسمہ دیتا اور گناہوں کی معافی کے لئے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کرتا تھا۔"

اس حوالے سے صاف ظاہر ہے کہ یوحنا ساری عمر اپنے تئیں یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کا مصداق سمجھ کر کام کرتا رہا۔ کبھی اس نے اپنے آپ کو ایلیاہ نہیں بتایا۔

پادری۔ میں نے اس پر کبھی غور نہیں کیا اور نہ اس طرز پر کبھی میرے سامنے یہ سوال آیا ہے اس لئے پھر کبھی سوچ کر جواب دے سکوں گا۔

احمدی۔ خیر کوئی بات نہیں، ہماری غرض بحث کرنا نہیں لیکن اس سے آگے ایک اور الجھن سی ہے اس پر بھی غور فرما لیں تاکہ آپ کو پھر کبھی جواب دینے میں آسانی ہو۔

پادری - ہاں ہاں وہ بھی بیان کر دیجئے۔

احمدی - آپ غالباً یہ ایمان رکھتے ہیں کہ جناب یسوع مسیح بھی ایلیاہ کی طرح آسمان پر چڑھ گئے اور پھر مسیح دوبارہ آسمان سے اُتریں گے جیسا کہ ایلیاہ کے متعلق یہودی سمجھتے ہیں۔

پادری - ہاں خداوند مسیح ضرور آسمان سے اُتریں گے - ہمارا یقین ہے۔

احمدی - یہاں پھر ایک بات سمجھنے والی آجاتی ہے کہ جب بھی مسیح کبھی آسمان سے اُترے یہودی پھر اُن کے گرد ہو جائیں گے اور پھر اپنا مطالبہ پیش کر دیں گے کہ جنابِ مسیح کے آنے سے قبل ایلیاہ کا آسمان سے اُترنا ضروری ہے - اب مسیح اُنہیں کیا جواب دیں گے - کیونکہ یہودی جب اپنے سامنے مسیح کو آسمان سے اُترتے دیکھیں گے تو وہ ضرور یہ کہیں گے کہ اسی طرح ایلیا بھی آسمان سے اُترے گا کیونکہ ہماری کتابوں میں یہی لکھا ہے کہ ایلیاہ آسمان سے آئے گا جس طرح اب آپ آسمان سے آئے ہیں - یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ تو بنفسِ نفیس آسمان سے اُتریں اور ایلیاہ نہ اُتر سکے - بلکہ اس کا کوئی مثیل آئے - اس اُلجھن کو بھی سلجھا دیجئے۔

پادری - مَیں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اُس وقت خداوند مسیح کیا جواب دیں گے - مگر میرے لئے یہ بھی غور کر کے جواب دینے والی بات ہے۔

احمدی - مَیں ایک اور بات بھی بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس طرح یہودی سمجھتے تھے اور سمجھتے ہیں کہ مسیح کے آنے سے پہلے ایلیاہ آئے گا اُسی طرح "رسولوں کے اعمال" میں لکھا ہے :-

"اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے - ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دُنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا - جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سُننا - اور یوں ہو گا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سُنے گا وہ اُمّت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔"

(اعمال ۳/۲۱)

جناب پادری صاحب اِس حوالے سے معلوم ہو گیا کہ مسیح کے دوبارہ آنے سے پہلے وہ نبی کا آنا ضروری ہے جیسا کہ مسیح کے پہلی بار آنے سے قبل ایلیا کا آنا ضروری تھا - یہ حوالہ جناب مسیح کے بعد کے وقت کا ہے - پس یہودی اور عیسائی دونوں ہی وہ نبی کے آنے کے قائل ہیں - اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ وہ نبی درحقیقت مسیح کے دوبارہ آنے سے قبل آ چکا - اور وہ آنحضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

پادری۔ آپ کی سب باتیں ذرا سمجھنے والی ہیں۔ آپ کل کوئی وقت مقرر کر کے آئیں میں ان سب باتوں پر غور کر دوں گا اور پھر آپ کو جواب دونگا۔

احمدی۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ان مشکلات کو آسان کر دوں اور اپنے خیالات کا اظہار کر دوں۔

پادری۔ ہاں فرمائیے۔

احمدی۔ جناب مسیح نے یہودیوں کو جواب دیتے وقت فرمایا تھا۔ یوحنا ہی ایلیا ہے۔ کیونکہ یہ اس کی قوت پر چلنے والا یا بالفاظ دیگر اس کا مثیل ہے۔ اگر مسیح کے اس فیصلے کے مطابق یہ سمجھ لیں کہ مسیح بھی دوبارہ خود نہ آئیں گے بلکہ ان کا کوئی مثیل ہوگا جو مسیح کی قوت پر چلنے والا ہوگا تو کیا حرج ہے جبکہ یہ بات درست بھی ہے حقیقت میں نہ کوئی آسمان پر گیا نہ آسمان سے آئے گا۔ آسمان پر جانے کا مطلب خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جانا ہے اور آسمان سے آنے کا مطلب خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا ہے جیسا کہ مسیح یوحنا باب ۳ آیت ۱۳ میں فرماتے ہیں:۔

"آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا
اس کے جو آسمان سے اُترا"

چنانچہ نہ ایلیا آسمان سے اُترا نہ آسمان پر چڑھا اور نہ مسیح آسمان سے اُترے تھے کہ آسمان پر جا چڑھے۔ ایلیاہ بھی زمین پر ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور مسیح بھی زمین پر ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔

پس یہی درست ہے جو مسیح نے فیصلہ کیا کہ ایلیاہ کے آسمان سے اُترنے کا مطلب اس کے کسی مثیل کا آنا اسی طرح مسیح کے آسمان سے آنے کا مطلب بھی اس کے کسی مثیل کا آنا ہی ہے۔ سو مسیح کا مثیل یعنی مسیح موعود آ چکا۔ چاہو تو قبول کرو۔

پادری۔ آ چکا؟ کہاں آ چکا؟

احمدی۔ قادیان کی چھوٹی سی بستی میں۔

پادری۔ اچھا تو آپ قادیانی ہیں۔ پہلے کیوں نہ بتایا؟

احمدی۔ نہیں جناب میں لدھیانوی ہوں۔ اور احمدی جماعت سے تعلق رکھتا ہوں۔

یہ سُن کر پادری صاحب کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اچھا معاف کریں ذرا وقت بہت ہو چکا۔ ہم بھی کھڑے ہو گئے اور میں نے کہا پھر ہم کل کس وقت آئیں۔ فرمایا نہیں کل نہیں۔ پھر کبھی دیکھا جائے گا۔ میرے پاس وقت نہیں۔ ہم سمجھ گئے۔ اب یہ کبھی وقت نہیں دیں گے۔ پس ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے کوٹھی سے باہر چلے آئے۔ دل تشکر کے جذبات سے بھر گیا کہ کہاں عیسائیوں کا لشپ اور کہاں حضرت مسیح موعودؑ کا ادنیٰ ترین نالائق دنیا

خادم +

الفرقان کی توسیع اشاعت آپ کا فرض ہے۔

جزاکم اللہ۔		(مینیجر)

حاصلِ مطالعہ

(جناب مولوی دوست محمدؐ صاحب شاہد)

۱۔ عصبیتِ جاہلیہ کی ایک مثال

ضد و تعصب جب اپنی انتہا تک پہنچ جاتے ہیں تو انسانی فکر و عمل میں کس طرح "معکوس انقلاب" پیدا ہوتا ہے۔ اس کی ایک مثال مولوی عبد المجید صاحب قرشی مرحوم (سیرت کمیٹی) کے قلم سے سُنیئے۔ لکھتے ہیں:۔

"عزیزانِ اسلام افسوس کہ اب بے شمار مسلمانوں کو بھی اس تعصّب نے بالکل اندھا کر رکھا ہے۔ ایک شخص نے بڑا ہی اچھا وعظ کیا تمام شہر میں دھوم مچ گئی۔ ایک ایک شخص تعریف کر رہا تھا۔ اس وقت یہ معلوم ہوا کہ یہ شخص وہابی تھا اور بچہ بچہ اس کو گالیاں دیتا تھا کہ اس نے ہماری نماز خراب کر دی۔ ایک بوڑھا آدمی بازار سے گزر رہا تھا ایک شخص بولا **دیکھو کیسی نورانی صورت ہے**۔ دکاندار نے کہا اجی یہ تو مرزائی ہے۔ اب تعریف کرنے والا چپ ہو گیا اور دو ایک منٹ کے بعد بولا بھی اس کے منہ پر پھٹکار برس رہی تھی۔" (رسالہ ایمان ۱۰/جون ۱۹۳۹ء ص۱۵)

۲۔ دجّال کا ظہور

عہدِ حاضر میں حضرت مسیح موعودؑ نے پہلی مرتبہ مسلمانوں پر یہ انکشاف کیا کہ دجال سے مراد عیسائی اقوام ہیں جو دجل و فریب کے سہارے پر عالمگیر نفوذ و اقتدار حاصل کر چکی ہیں اور وقت آ گیا ہے کہ اُن کے اثر کو ختم کرنے کیلئے عیسائیت کے خلاف منظم محاذ قائم کیا جائے۔ حضورؑ کا اعلان ایک عظیم الشان تجدیدی کارنامہ تھا مگر افسوس علماءِ وقت نے اپنی روایات کے مطابق اس کا مذاق اُڑایا مگر بالآخر ان کو تسلیم کرنا پڑا کہ یہی نظریہ صحیح اور واقعات کے مطابق ہے۔ چنانچہ مطبع دار المعارف حیدر آباد دکن نے "حکمتِ بالغہ" کے نام سے ایک مبسوط کتاب شائع کی جس میں اس کی کُھلم کُھلا تائید کی۔ چنانچہ صاحبِ کتاب مولانا ابو الجمال احمد مکرم عباسی نے بڑی شرح و بسط سے لکھا۔

"اکثر علماء کے نزدیک ..... دجال ایک فردِ خاص کا نام ہے ..... مگر ہمارے نزدیک یہ پیشگوئی بھی پوری طرح عالم آشکار ہو چکی۔ دجال کسی فردِ خاص کا نام نہیں ہے بلکہ دجال سے **دجال صفت قوم مراد ہے** اور احادیثِ صحیحہ کثیرہ میں جو صفت دجال کی بیان کی گئی ہے **وہ ٹھیک ٹھیک اقوامِ یورپ اور پادریوں پر صادق آتی ہے**۔"

{حکمتِ بالغہ حصہ دوم صفحہ ۱۱۶-۱۱۷}

۳۔ حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلویؒ کا ایک رؤیا

حیرت دہلوی نے اپنی کتاب "حیاتِ طیبہ" میں حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ مجدد صدی سیزدہم کا ایک خواب لکھا ہے کہ:-

"نبی اکرمؐ کی چہیتی بیٹی فاطمۃ الزہراءؓ اور آپ کے معطر سرتاج حضرت علی کرم اللہ وجہہ مجھ سے ملاقی ہوتے جو آپ کے مخطط آباؤ اجداد تھے بیٹے کے موافق انہوں نے سید احمد پر نوازش کی اور خوشبوؤں سے آپ کو غسل دیا اور شاہانہ پُرجلال پوشاک پہنائی" (ص ۱۴۲-۱۴۳)

عجیب بات ہے کہ اسی نوع کا کشف چودھویں صدی کے مجدد و مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی دکھایا گیا جو اس لطیف ربط و تعلق کی طرف اشارہ ہے جو دونوں مجددوں کو روحانی اعتبار سے حاصل تھا مگر بد ذوقی اور کور باطنی کا کیا کیا جائے کہ عالمِ روحانیت کے یہ شاہدات بھی نشانۂ طعن و تضحیک بن گئے۔

۴۔ خلیفۃ المسلمین کا فتویٰ

مرتضیٰ حسن خان لکھتے ہیں:-

"ترکی کے سلطان نے جو خلیفۃ المسلمین بھی تھا انگریزوں کی .... امداد پر شکر گزاری کا اظہار یوں کیا کہ ۱۸۵۷ء میں جب ہندوستان کے حریت پسند مسلمانوں اور ہندوؤں نے مل کر انگریزی اقتدار کے خلاف آزادی کی جنگ شروع کی تو خلیفہ نے اس مضمون کا فتویٰ لکھ کر انگریزوں کو دیدیا کہ **ہندوستان کے مسلمانوں کو انگریزوں سے نہیں لڑنا چاہیئے کیونکہ وہ خلافتِ اسلامیہ کے حلیف و ہمدرد ثابت ہو چکے ہیں۔**"

(تاریخ اقوامِ عالم صفحہ ۶۲۸-۶۲۹)

یاد رہے کہ خلیفۃ المسلمین کا یہ فتویٰ اس زمانہ کا ہے جبکہ بانیٔ جماعت احمدیہ کی عمر مبارک قریباً بائیس برس کی تھی!! اور نہ صرف یہ کہ ابھی جماعت احمدیہ کا سنگِ بنیاد نہیں رکھا گیا تھا بلکہ سرے سے حضورؑ کا کوئی دعوےٰ ہی نہیں تھا۔ اس فتویٰ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہندوستان میں اگر انگریزوں کے پاؤں جمے تو اس کی براہِ راست ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

۵۔ دو "الفضل"

پاکستان کے عوام اور خصوصاً احبابِ جماعت کے لئے یہ "انکشاف" اضافۂ معلومات کا موجب ہوگا کہ عالمِ اسلام میں اس وقت "الفضل" نام کے دو اخبار جاری ہیں:-

(۱) روزنامہ "الفضل" جو ربوہ سے شائع ہوتا ہے۔

(۲) پندرہ روزہ "الفضل" جو مملکتِ عدن و حضرموت کا اخبار ہے۔

(ملاحظہ ہو "عرب دنیا" ص۱۱۴ - مرتبہ محی الدین الوائی ایم۔ اے۔ الازہر قاہرہ)

شذرات

۱- افریقہ میں اشاعتِ اسلام

روزنامہ نوائے وقت کے فاضل مدیر نے ۱۹۶۳ء کے آخری دن کے پرچہ میں اپنے اداریہ میں بتایا ہے کہ :-

(الف) "افریقہ میں اس وقت **دو لاکھ** عیسائی مشنری مصروفِ کار ہیں۔ وہ افریقیوں کو مسیحیت کی دہلیز پر سجدہ ریز کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔"

(ب) "ایک امریکی عیسائی مشنری — بلی گراہم تو اس حقیقت کا اعتراف بھی کر چکا ہے کہ "اسلام واحد ایسا مذہب ہے جس کا افریقہ میں کوئی مستقبل ہو سکتا ہے مسیحیت اس برِ عظیم میں جنگ ہار چکی ہے۔"

(نوائے وقت ۳۱ دسمبر ۱۹۶۳ء)

افریقہ میں اشاعتِ اسلام کا سوال خاص توجہ کا مستحق ہے اور سارے عالمِ اسلام کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی مبلغین کی بے لوث مساعی اس براعظم میں نمایاں رنگ لا رہی ہیں۔ برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری ریورنڈ جے۔ ٹی۔ واٹسن (Rev J.T. Watson) نے افریقہ کی ایک مسیحی کانفرنس سے واپسی پر کیپ ٹاؤن میں بیان دیتے ہوئے اعتراف کیا ہے کہ :-

"یہ بات عین ممکن ہے کہ **قریب مستقبل** میں اسلام افریقہ کے ایک **عوامی مذہب** کی حیثیت سے عیسائیت کو **شکست** دیکر اس کی جگہ لے لے۔"

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام افریقہ میں برابر ترقی کر رہا ہے۔ اگر ایک شخص عیسائیت قبول کرتا ہے تو اسلام اس کے مقابلہ میں دو افراد کو اپنا حلقہ بگوش بنا لیتا ہے۔ ابھی موقع ہے کہ ہم اپنے آپ کو سنبھال لیں۔ ہمیں اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے لیکن اس امر کا قوی امکان موجود ہے کہ ہم اس موقع کو گنوا دیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ **اسلام عیسائیت سے بازی لے جائے گا۔**"

(ڈیلی میل - فری ٹاؤن - افریقہ ۸ نومبر ۱۹۶۳ء)

ہم اس موقعہ پر مامورِ ربانی علیہ السلام کی اِس پُر شوکت دعوت کو دہراتے ہیں ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

۲- حقیقی اسلامی جماعت اور علامہ اقبال

علامہ سر محمد اقبال نے علیگڑھ میں انگریزی زبان میں ۱۹۱۰ء میں ایک تقریر فرمائی۔ مولوی ظفر علی خان صاحب

ایڈیٹر زمیندار نے اس کا اُردو میں ترجمہ کیا اور یہ ترجمہ مئی ۱۹۱۱ء میں بہ کت علی اسلامیہ ہال لاہور میں جلسہ عام میں پڑھا گیا اور اسے "ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر" کے عنوان سے کتابچہ کی شکل میں شائع کیا گیا۔ اس میں علامہ اقبال لکھتے ہیں کہ:۔

"ہندوستان میں مسلمانوں کی عمرانی رفتار کو بہ نگاہِ غور دیکھنے سے اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے جو قوم کے اخلاقی تجزیہ کے مختلف خطوط کا نقطۂ اتصال ہے۔ پنجاب میں **اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ** اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے **فرقۂ قادیانی** کہتے ہیں" (ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر صفحہ ۱۸)

۳۔ نام نہاد "جماعت اسلامی" اور اسکے "امیر"

(الف) فاضل ایڈیٹر جناب حمید نظامی مرحوم نے چیلنج کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:۔

"ہم الزام لگاتے ہیں کہ قائداعظم اور تحریک پاکستان کے خلاف مولانا مودودی کا بغض آج بھی اسی طرح قائم ہے۔ ہم الزام لگاتے ہیں کہ **مولانا کی تحریک ہرگز ایک اسلامی تحریک نہیں**۔ وہ حسن بن صباح کی طرح ایک سیاسی ڈھونگ رچائے ہوئے ہیں اور ان کا مقصود دین کی بلندی کی بجائے سیاسی اقتدار کا حصول ہے۔ ہم مولانا مودودی کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ مولانا احمد علی اور مولانا میکش کی طرح ہمارے خلاف بھی ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ چلائیں اور عدالت میں ان الزامات کی صفائی پیش کریں۔"

(نوائے وقت ۵ ارجولائی ۱۹۵۵ء)

نوٹ۔ یاد رہے کہ مودودی صاحب نے اس چیلنج کو منظور نہیں کیا تھا۔

(ب) وزیر داخلہ پاکستان خان حبیب اللہ خان نے ڈھاکہ میں حالیہ بیان میں فرمایا کہ:۔

"مولانا مودودی پاکستان کے وفادار نہیں۔ آپ نے اس بات کے ثبوت میں مولانا مودودی کی کتابوں سے متعدد اقتباسات پڑھ کر سنائے اور مولانا مودودی کی تحریروں کے متعدد اقتباسات کی عکسی نقول اور ان تحریروں کے اُردو اور بنگالی میں ترجمے اخباری نمائندوں میں تقسیم کئے۔ وزیر داخلہ نے مولانا مودودی کے ان الزامات کی پُرزور تردید کی جو انہوں نے ایک حالیہ عام جلسہ میں ان (خان حبیب اللہ خان) کے خلاف لگائے تھے۔

خان حبیب اللہ خان نے اپنی گفتگو کا آغاز ترجمان القرآن کے مئی ۱۹۵۸ء کے شمارہ کے اقتباسات پڑھ کر کیا۔ یاد رہے اس کے مصنف مولانا مودودی ہیں۔ اس اقتباس میں کہا گیا "سچائی اور خلوص اسلام کے دو انتہائی اہم اصول ہیں

اور جھوٹ بولنا بہت بڑا گناہ ہے لیکن اسلام
کے مطابق عملی زندگی میں بعض ایسی مجبوریاں پیش
آتی ہیں جب نہ صرف جھوٹ بولنے کی اجازت
ہوتی ہے بلکہ خصوصی حالات کے تحت جھوٹ بولنا
فرض ہو جاتا ہے"۔

وزیر داخلہ نے کہا کہ اسلامی اصولوں کے
متعلق مولانا مودودی کے اس نظریہ کے پیش نظر
عین ممکن ہے کہ وہ اپنے مقاصد کے لئے جھوٹ
بول لیتے ہوں گے۔ آپ نے مودودی کی دوسری
کتابوں مثلاً "حقیقتِ جہاد" اور "ماضی قریب کے
تجزیہ" میں سے بھی اقتباسات پڑھ کر سنائے۔
خان حبیب اللہ خان نے کہا کہ ان اقتباسات سے
مزید ثبوت ملتا ہے کہ مولانا جمہوریت میں اعتقاد
نہیں رکھتے اور وہ سیاسی اقتدار پر قبضہ کرنا
چاہتے ہیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے اگر
ممکن ہوا تو وہ طاقت کا استعمال کرنے کو بھی
تیار ہیں" (نوائے وقت ۲ دسمبر ۶۳ء)

(ج) کالجوں کے طلباء کے ہنگاموں کے سلسلہ میں گورنر مغربی
پاکستان ملک امیر محمد خان نے بتایا کہ:۔
"طلبہ کے ہنگاموں میں جماعت اسلامی کا
ہاتھ تھا" (نوائے وقت ۲ دسمبر ۶۳ء)

(د) صدرِ مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اسی سلسلہ
میں اپنی ماہانہ نشری تقریر میں فرمایا:۔
"میں طلباء سے بھی اپیل کروں گا کہ
میں انہیں اپنی اولاد کی طرح عزیز رکھتا
ہوں۔ اور یہ دیکھ کر مجھے بہت دکھ ہوتا
ہے کہ انہیں آلۂ کار بنایا جا رہا ہے۔
اب ایک اوروں سے زیادہ مکار شخص
مذہب کا لبادہ اوڑھ کر میدان میں آگیا
ہے۔ یہ شخص سیاسی مقاصد کے لئے
مذہب کا ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے اور
اب اس نے سادہ لوح طلباء کو بھی اپنے
مقصد کی تکمیل کے لئے استعمال کرنا شروع
کر دیا ہے۔ طلباء کو آلۂ کار بنانے
والوں کا مشترک طریقہ یہ ہے کہ وہ طلباء
سے براہِ راست رابطہ نہیں رکھتے۔ یہ لوگ
زیادہ چالاکی سے کام کرتے ہیں اور طلباء
ہی میں اپنے ایجنٹ بھیجتے ہیں"
(روزنامہ امروز لاہور ۲ دسمبر ۱۹۶۳ء)

۴۔ ایک حیثیت سے رسول اور ایک حیثیت سے اُمّتی

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور لکھتا ہے کہ:۔
"حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں
تشریف لائیں گے تو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد
رسول اللہ پڑھیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
اپنی اُمّت کے لئے **رسول** تھے لیکن نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے **اُمّتی** ہوں گے۔ اور اس آیت
(واذ اخذ اللہ میثاق النبیین) سے یہی معلوم
ہوا کہ ایک حیثیت سے رسول ہونا اور ایک حیثیت سے اُمّتی ہونا
اس میں کوئی منافات نہیں" (۲۷ دسمبر ۶۳ء ص۔)

الفرقان - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ہر زندہ انسان کے مسلمان ہونے کے لئے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ کیا حضرت عیسیٰؑ صرف دوبارہ تشریف لاکر کلمہ پڑھینگے؟ گویا وہ ابھی آنحضرتؐ کے امتی نہیں ہیں۔ پھر یہ بھی غور طلب ہے کہ جب آیت کے رُو سے رسول ہونے اور امتی ہونے میں منافات نہیں ہے تو یہ سارا جھگڑا کس لئے مچایا ہوا ہے کہ آنحضرت کا کوئی امتی رسول نہیں ہو سکتا۔ کیا یہ سارا شور و شر محض خیر اُمت کو آسمانی برکات سے محروم قرار دینے کے لئے ہے؟ اگر نبوت کی سرے سے ضرورت ہی نہیں تو مسیح کو آسمانوں سے اُتارنا سراسر بیکار ہے۔

۵۔ علماء کی اندرونی و بیرونی ناکامی کا اعتراف

جناب قاضی عبدالنبی کوکب صاحب لکھتے ہیں:۔

"آپ دیکھتے ہیں کہ دوسری قومیں خود ہمارے اپنے علاقوں میں، اپنے مذاہب کی تبلیغ کر رہی ہیں اور مسلمان گمراہ ہوتے چلے جا رہے ہیں العیاذ باللہ۔ ادھر ہماری اندرونی تبلیغ کی تاثیر کا نقشہ یہ ہے کہ ۹۰ فیصد مسلمانوں کو نہ صحیح اعتقادات کا علم ہے اور نہ ہی ان کے اعمال و اخلاق اسلامی کہلا سکتے ہیں۔ ان روشن حقائق کے باوجود اگر ہم یہی رٹ لگاتے ہیں کہ نظام تبلیغ ٹھیک ٹھاک کام کر رہا ہے تو اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے کوئی شخص آدھی رات کے وقت اُٹھ کر چلائے کہ دیکھو وہ سورج جگمگا رہا ہے اور یہ اس کی دھوپ چھن چھن کر آرہی ہے۔" (نوائے وقت ۲۶ دسمبر ۱۹۶۳ء)

۶۔ ہاتھ پاؤں کی شہادت

قرآن مجید وہ پہلی آسمانی کتاب ہے جس نے اعلان کیا کہ انسان کے ہاتھ اور پاؤں اس کے اعمال کے بارے میں گواہی دیں گے۔ منکرین اسلام قرآن مجید کے اس بیان پر مذاق کیا کرتے تھے مگر علوم جدیدہ کے نئے انکشافات نے قرآن مجید کی گونہ تصدیق کر دی ہے۔ امریکہ کے صدر مسٹر کینیڈی کے قتل کے سلسلہ میں ایک خبر پڑھئے۔ لکھا ہے:۔

"گزشتہ روز اوسوالڈ کے ہاتھوں اور گالوں کے جو پیرافین ٹیسٹ لئے گئے تھے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے حال ہی میں رائفل اور ریوالور کا استعمال کیا ہے۔" (روزنامہ جنگ کراچی ۲۶ نومبر ۱۹۶۳ء)

۷۔ "سب انبیاء فوت ہوگئے" روزمرہ کا تصور

حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں:۔

"ہر روز گھڑی آدھ گھڑی موت کے تصور میں گذار دیا کرو اور اس وقت اس قسم کا خیال رکھا کرو کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جس قدر انبیاء آئے وہ سب مر گئے۔ جس قدر بادشاہ اس زمانہ سے پہلے ہوئے وہ

سب مر گئے۔ بڑ ورد یا، کوئی چھوٹتا تو انبیاء چھوٹتے اور بزور دنیا کوئی بچتا تو بادشاہ بچتے"۔ (لطائف قاسمیہ صفحہ ۲۲)

الفرقان:- یہ تصوف کا ایک لطیف عمل بھی ہے اور اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت مسیح بھی فوت ہو گئے ہیں۔

۸۔ جناب قاری محمد طیب صاحب مہتمم دیوبند کا "تائیدی بیان"

رسالہ تعلیم القرآن راولپنڈی میں دیوبند کے موجودہ مہتمم جناب قاری محمد طیب صاحب کا ایک "تردیدی بیان" شائع ہوا ہے۔ آپ نے حیدر آباد کی تقریر کے سلسلہ میں صرف یہ اعتراف فرمایا ہے کہ:-

"میں نے صاف لفظوں میں بیان کیا تھا کہ ختم نبوت کے معنے تکمیل نبوت کے ہیں[1]۔ جس کی تشریح یہ کی تھی کہ نبوت حضورؐ کی ذات اقدس پر آکر اپنے تمام مراتب کے ساتھ ختم ہو گئی[2] اور کوئی درجہ نبوت کا باقی نہیں رہا کہ اس کو دنیا میں لانے کے لئے کسی نبی کو مبعوث کیا جائے[3]۔ یہی کامل اور آخری نبوت قیامت تک کیلئے کافی ہو گئی ہے اور تا ابد باقی رہے گی۔

جیسے سورج نکلنے کے بعد نور کا کوئی درجہ باقی نہیں رہتا کہ کسی ستارے کی ضرورت پڑے ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ستارۂ نبوت کی ضرورت باقی نہیں رہی"۔ (تعلیم القرآن ماہ جنوری ۱۹۶۴ء صفحہ ۳۳)

الفرقان:- جناب قاری صاحب! اگر "ستارۂ نبوت" کی بھی ضرورت نہیں تو آپ حضرت عیسیٰؑ کی آمد کی کیوں منادی کرتے رہتے ہیں؟ نیز آپ دجال کے مقابلہ کی صورت اپنے قلم سے بایں الفاظ تحریر فرما چکے ہیں:-

"دجال اعظم کو نیست و نابود کرنے کیلئے امت میں ایک ایسا خاتم المجددین آئے جو خاتم النبیینؐ کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو اور ساتھ ہی خاتم النبیینؐ سے ایسی مناسبت تامہ رکھتا ہو کہ اس کا مقابلہ بعینہ خاتم النبیین کا مقابلہ ہو۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ ختم نبوت کی روحانیت کا انجذاب اسی مجدد کا قلب کر سکتا تھا جو خود بھی نبوت آشنا ہو۔ محض مرتبہ ولایت میں یہ تحمل کہاں کہ وہ درجۂ نبوت کی بھی برداشت کر سکے چہ جائیکہ ختم نبوت کا کوئی انعکاس اپنے اندر اتار سکے۔ نہیں بلکہ اس انعکاس کے لئے ایک ایسے نبوت آشنا قلب کی ضرورت تھی جو فی الجملہ خاتمیت کی شان بھی اپنے اندر رکھتا ہو"۔ (کتاب تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام صفحہ ۲۲۹/۲۳)

الفرقان [1] اس حد تک جماعت احمدیہ آپ سے متفق ہے۔
[2] ہمیں اس سے بھی اتفاق ہے [3] جماعت احمدیہ کے نزدیک بھی آنحضرتؐ کے مراتب سے علیحدہ کوئی درجہ نبی لیکر نہیں آسکے گا۔

کیا ایسی شاندار عبارت لکھنے والا اور امّتِ محمدیہ کے لئے اتنے بلند مرتبہ کا معترف مطلق طور پر یہ کہہ سکتا ہے کہ اب کوئی ستارۂ نبوت بھی طلوع نہیں کرے گا؟

۹۔ فلمّا توفّیتنی کے معنے اور "افتراء"

غیر احمدی مولوی سیّد عنایت اللہ صاحب گجراتی کے بارے میں روزنامہ الفضل میں شائع ہو گیا کہ انہوں نے ایک گاؤں میں تقریر کرتے ہوئے فلمّا توفّیتنی کے معنے یوں کئے تھے:-

"یعنی جب تُو نے مجھے اپنے قبضۂ قدرت میں لے لیا یعنی وفات دیدی۔"

(۱۷ر نومبر ۱۹۶۳ء)

لوگوں نے ان سے دریافت کرنا شروع کر دیا انہوں نے راولپنڈی کے ماہنامہ تعلیم القرآن میں "افتراء" شائع کرتے ہوئے لکھا کہ:-

"حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ میں فلمّا توفّیتنی کا ترجمہ مَیں ہمیشہ یہی کرتا ہوں کہ جب تو نے مجھے اپنے قبضہ میں لے لیا اور مقام مذکورہ کھوتیاں وغیرہ میں بھی یہی ترجمہ کیا لیکن بہتان طرازوں نے یعنی کی پیچ اپنی طرف سے لگا کر مفہوم بگاڑ دیا۔" (جنوری ۱۹۶۴ء صفحہ ۱۴)

الفرقان۔ آپ نے پیچ میں آکر یہ "افتراء" شائع فرمایا ہے ورنہ اتنا تو سوچیں کہ جب حضرت عیسیٰ کو آج سے انیس سَو سال پیشتر سے لے کر قیامت تک اللہ تعالیٰ نے "اپنے قبضہ میں لے لیا" ہے تو یہ اُن کی موت نہیں تو اَور کیا ہے؟ کیا علماء تدبّر سے بات کرنے کی بھی عادت ڈالیں گے؟

۱۰۔ یورپ کی فضا "یاجوجی اور دجّالی" ہے

مولوی سیّد ابوالحسن صاحب ندوی کا ایک خط یورپ کی سَیر کے بارے میں شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے مسلمان طلبہ کی حفاظت کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ:-

"ساری فضا، سارا ماحول (صدق کی پُرمعنی اصطلاح میں) یاجوجی اور دجالی ہے۔" (المنبر ۱۴ر دسمبر ۱۹۶۳ء صفحہ ۱۲)

یورپین قوموں کا یاجوج و ماجوج ہونا اور عیسائی پادریوں کا دجّال ہونا اب ایک مسلّمہ حقیقت بن رہی ہے کیا ابھی مسیح کے آنے کا وقت نہیں آیا؟

۱۱۔ حدیث موضوع ہے

ہفت روزہ دعوت نے لکھا تھا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ نبی ہوتے" اس پر شیعہ اخبار لکھتا ہے کہ:-

"موضوع حدیث ہے شیعہ کتب کا حوالہ نہیں دیا گیا۔"

(المنتظر ۲۰ر دسمبر ۱۹۶۳ء)

الفرقان۔ گویا تیرہ سَو برس سے اِس حدیث کے صحیح یا موضوع ہونے کا بھی فیصلہ نہیں ہو سکا۔

۱۲۔ ختمِ نبوت مرتبی، مکانی اور زمانی

ہفت روزہ دعوت لکھتا ہے کہ:۔

"عقیدۂ ختمِ نبوت کے لئے صرف ختمِ نبوت مرتبی کا اقرار کافی نہیں۔ ختمِ نبوت زمانی کا اقرار بھی اس عقیدے کا اساسی جزء ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد اگر کوئی اور نیا نبی پیدا ہو اور وہ حضورؐ کے ماتحت ہو کر رہے تو ختمِ نبوت مرتبی کے عقیدہ پر براہِ راست زد نہیں پڑتی۔ لیکن ختمِ نبوت زمانی کے انکار سے عقیدہ ختمِ نبوت بری طرح زخمی ہو جاتا ہے۔ ختمِ نبوت کے اسلامی عقائد کا تقاضا ہے کہ ختمِ نبوت مرتبی، ختمِ نبوت زمانی اور ختمِ نبوت مکانی کے ہر مفہوم کو آنحضرتؐ ختمی مرتبت پر ختم مانا جائے۔"

(دعوت لاہور ۲۷ دسمبر ۱۹۶۳ء ص)

الفرقان۔ یہ تو آپ نے تسلیم کر لیا کہ تابع نبی کے پیدا ہونے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت مرتبی پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ ہم کہتے ہیں کہ نہ صرف زد نہیں پڑتی۔ بلکہ اسی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت مرتبی کا صحیح اثبات ہوتا ہے۔ باقی رہا ختمِ نبوت زمانی کا شاخسانہ تو اوّل تو تقدم و تاخر زمانی سے کوئی فضیلت وابستہ نہیں، دوم آپ خود ختمِ نبوت زمانی کا انکار کر رہے ہیں کیونکہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرتؐ کے زمانہ کے بعد آئیں گے۔ گویا زمانی طور پر آپ کے نزدیک خاتم النبیین حضرت عیسیٰؑ ہیں نہ کہ سرورِ کونین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیا علماءِ دعوت اس کا بھی کوئی حل کریں گے؟ اگر غور کیا جائے تو جس کا کلمہ جاری ہے، جس کی شریعت نافذ ہے، جس کی پیروی نبوت تراش ہے زمانہ کے لحاظ سے بھی وہی خاتم النبیین ہے۔ اے کاش! علماء غور و تدبّر سے کام لیں۔

۱۳۔ مسلمانوں کے لئے غور اور غیرت کا مقام

عیسائیوں کی طرف سے ۱۹۶۳ء میں رسالہ "مسیح کی شان" کا نیا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔ اس میں عیسائی پادری نے "زندۂ جاوید" کے زیرِ عنوان مسیح کے متعلق لکھا ہے:۔

"باقی تمام پیوندِ خاک ہو گئے مگر وہ زندہ ہے اور ابد تک زندہ رہیگا۔ اہلِ اسلام کے مسلّمات کی بناء پر وہی ایک زندۂ جاوید ہے اور قرآن کہتا ہے ما یستوی الاحیاء والاموات یعنی زندے اور مُردے برابر نہیں (فاطر آیت ۲۱)۔ پس لاریب وہ افضل ہے تمام کائنات سے۔ اس کے سوا مر کے پھر کوئی

نہیں اُٹھا۔ اس کے سوا جی کر آسمانوں
پر سر بلند کوئی نہیں ہوا۔ اور اس کے
سوا کوئی نہیں جو زندہ آسمانوں پر
رہتا ہو" (مسیح کی شان صفحہ ۳۰)

الفرقان۔ ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے کیا کہیں وہ خود ہی قرآن مجید پر تدبر کریں اور غور اور غیرت سے کام لیں ؎

غیرت کی جا ہے عیسیٰؑ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

۴۔ شیطان زندگی بھر یسوع کا پیچھا کرتا رہا

پادری روشن خان لکھتے ہیں کہ:۔

"شیطان اپنے کام میں مشغول ہو گیا اور کلمۃ اللہ کی پیدائش کے موقعہ پر ہی اس کے قتل کا منصوبہ ہیرودیس کی معرفت بندھوایا لیکن منہ کی کھائی۔ خداوند یسوع مسیح کی زندگی میں برابر اس کا پیچھا کرتا رہا اور اس امر میں کوشاں رہا کہ کلمۃ اللہ کو اس کے فرضِ منصبی سے جس کے لئے وہ اس دنیا میں مجسم ہو کر آیا تھا روکے۔" (اخوت ۲۰ دسمبر ۶۳ء)

وہ شخص جس پر زندگی بھر شیطان کو امید رہی اور وہ اس سے مایوس نہ ہوا بلکہ زندگی کے ہر لمحہ میں اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہا وہ شخص اس برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے جس کا شیطان بھی مسلمان ہو گیا تھا اور اسے اسکے فرضِ منصبی سے روکنے کی جرأت ہی نہ تھی؟ کیا عیسائی صاحبان اس حقیقت پر غور کریں گے؟

۵۔ حنوک اور یوسف کی پاکباز زندگی

پادری صاحبان رات دن کوشش کرتے ہیں کہ حضرت مسیح کے سوا کوئی نبی پاکباز اور بے گناہ ثابت نہ ہو۔ وہ ہزار ناجائز استدلال سے بھی اپنے نبیوں کو گناہ گار ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں مگر کبھی کبھار انہیں اعتراف کرنا ہی پڑتا ہے کہ:۔

"اس میں کلام نہیں کہ کتاب مقدس حنوک اور یوسف کی زندگیاں بھی ہمارے سامنے پیش کرتی ہے جو کہ ہمارے مبارک خداوند یسوع مسیح کی زندگی کا ایک ادنیٰ عکس ہیں۔" (اخوت ۲۰ دسمبر ۶۳ء)

جب حضرت حنوک اور حضرت یوسف کی زندگی بھی پاکیزہ تھی تو پھر عیسائیوں کا کلیہ باطل ٹھہرا کہ ہر آدمزاد گناہ گار رہے۔ نیز یہ بھی سوال ہے کہ یسوع مسیح کی زندگی کے صرف یہی دو عکس کیوں پیدا ہوئے۔ کیا مؤثر کی قوت کمزور تھی یا متاثر ہی نااہل تھے؟ یہ بھی سوچنے والی بات ہے کہ جس یسوع مسیح کو خود زندگی بھر شیطان سے پیچھا چھڑانا مشکل ہوتا رہا وہ پاکیزہ عکس پیدا کس طرح کر سکتا ہے؟

جوابات عیسائی صاحبان کے اعتراضات کے جوابات کے لئے آپ ماہنامہ الفرقان کو تحریر فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

ایڈیٹر کی ڈاک

(۱) جناب مولوی محمد شفیع صاحب اشرف فاضل کوہ مری سے تحریر فرماتے ہیں :-

"الفرقان کا "درویشانِ قادیان نمبر" اور اس کے بعد نومبر کا پرچہ بھی مل گئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ "درویشانِ قادیان نمبر" کی دھوم تو ماشاء اللہ پہلے ہی سن چکا تھا، جب دیکھا تو توقع سے بڑھ کر پایا۔ ایک ہی نشست میں ایک خاص کیفیت سے اسکے مطالعہ کی توفیق ملی اور قادیان، درویشانِ قادیان اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور آنمحترم کے لئے دعا کے خاص جذبات پیدا ہوئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔"

(۲) جناب مبارک احمد برکات احمد صاحبان گلگت ایجنسی سے تحریر فرماتے ہیں :-

"الفرقان جیسے مجلہ کے لئے تعاون کرنا **عظیم قومی خدمت** ہے۔ درویشان نمبر پڑھ کر "قادیان دارالامان" کی یاد تازہ ہوگئی اور دعا کی تحریک میں بہت زیادہ حصہ لینے کا موجب بنا۔ خداوند کریم ہمارے مرکز مقدس کو پھر عطا فرماوے تاکہ ہماری تشنگی دور ہو۔"

(۳) جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی منڈی مریدکے تحریر فرماتے ہیں :-

"آپ نے الفرقان کے درویشانِ قادیان نمبر میں اُن مقدس اور فرشتہ سیرت وجودوں کی مکمل تاریخ صفحہ قرطاس پر ثبت کردی ہے جو شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے وہاں درویشی کے روپ میں دھونی رما کر دوہرے فرائض کو سرانجام دے رہے ہیں۔

درویشانِ قادیان نمبر میں نہ صرف از ابتداء تا دمِ تحریر تمام درویشان کے متعلق مکمل کوائف درج ہیں بلکہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ، محترمہ معظمہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رضی اللہ عنہ کے روح پرور اور ایمان افروز پیغامات ہیں۔ قادیان دارالامان کی مقدس و مطہر بستی کے متعلق درد و کرب اور عشق و محبت میں ڈوبا ہوا کلام، ہر ذی شعور انسان کو متاثر کئے بغیر نہیں رہتا۔ نیز "چند ایمان افروز واقعات"

کے مطالعہ کے وقت انسان بے خود ہو کر خوشی اور مسرت کے آنسو بہانے لگتا ہے اور اپنے رب عظیم کے سامنے سربسجود ہو کر شکرانہ ادا کرتا ہے کہ اس نے درویشانِ قادیان کے بے پناہ صبر و استقلال کا ثمر اسی دنیا میں دیگر سلسلہ کی صداقت اور اپنی عظمت و برتری کا ثبوت بہم پہنچا دیا۔ علاوہ ازیں دیگر مضامین اتنے دلچسپ اور ایمان افروز ہیں کہ پورا نمبر مطالعہ کئے بغیر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا خواہ کاروبار میں نقصان ہو جائے۔ ان حالات کے تحت میں جناب کی خدمت میں حقیقی مسرت و عقیدت سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔"

(۴) جناب محمد شریف خان صاحب ابو عفیفی ایم ایس سی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج تحریر فرماتے ہیں:-

"میں شروع سے ہی رسالہ الفرقان کا مداح رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جو اسلامی، علمی اور پاکیزہ ادب کی جتنی خدمت الفرقان آپ کی ادارت میں کر رہا ہے میرے خیال میں اور کوئی رسالہ نہیں کر رہا۔ ہر جہت سے اس رسالہ کو انفرادیت حاصل ہے ــــ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو تابندہ و درخشاں کرے اور آپ کو صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ آمین

اپنے طالب علمی کے عرصہ میں الفرقان کا مطالعہ کرتا رہا اور ہمیشہ مجھے اس کا مطالعہ اپنے فرائض اچھی طرح ادا کرنے کی طرف راہنمائی کرتا رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں یہی بڑی وجہ تھی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ایم۔ ایس سی کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اوّل نمبر پر پاس کیا۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ہماری جماعت میں روحانی اور علمی غذا کے سامان پیدا کئے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اس آسمانی مائدہ سے لطف اندوز ہونے کی توفیق پائے۔

آخر میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میرے ذہن میں یہ تجویز جب میں لاہور میں تھا اس وقت بھی آئی تھی مگر امتحانات کے قریب آ جانے کی وجہ سے توجہ نہ رہی۔ وہ تجویز یہ ہے کہ رسالہ الفرقان کے ٹائیٹل پیج کا رنگ یکساں ہونا چاہیئے کبھی نیلا ہوتا ہے کبھی پیلا۔ چنانچہ جب میں پچھلی کاپیاں دیکھتا ہوں تو عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ میرا تو خیال ہے جیسا یہ رسالہ صدقی نہ ہے ویسا ہی کوئی رنگ ٹائیٹل پیج کے لئے تجویز کر لیا جائے اور ویسا ہی ہر ماہ ٹائیٹل کا رنگ ہو۔ مناسب ہو گا اگر دوسرے احباب کی رائے بھی معلوم کر لی جائے[1]"

---

[1] الفرقان۔ قارئین کرام تجویز کے متعلق اپنی آراء سے مطلع فرمائیں۔

الفرقان کے خاص معاونین کیلئے تحریک دعا

مندرجہ ذیل بزرگوں اور احباب نے الفرقان کی دس سالہ خریداری منظور فرما کر امداد فرمائی ہے۔ احباب بھی ان کیلئے دعا فرماویں جزاھم اللہ احسن الجزاء (ادارہ)

ربوہ دار الہجرت

- سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ
- حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
- حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ
- حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
- حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری
- حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی
- جناب چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایم اے
- جناب رفیق احمد صاحب ثاقب ایم۔ ایس سی
- جناب چوہدری محمد لطیف صاحب ایم اے غانا
- جناب چوہدری یحییٰ حسن صاحب باجوہ
- جناب ڈاکٹر محمد یحییٰ صاحب ہیلتھ آفیسر
- جناب قریشی عبد الرشید صاحب بی۔ اے ایل ایل بی
- سید ولی اللہ شاہ صاحب سابق مبلغ افریقہ

قادیان دار الامان

- حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب امیر جماعت
- جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
- جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مرحوم
- جناب چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے
- جناب چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
- جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
- جناب سید شہامت علی صاحب ساتھ رتن

- جناب حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری
- جناب مسعود احمد صاحب انیس شاہجہانپوری
- جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آئی سپیشلسٹ
- جناب ڈاکٹر عطر دین صاحب
- جناب حکیم چوہدری بدر دین صاحب عامل
- جناب چوہدری منور علی صاحب فوٹو گرافر
- جناب عبید اللہ صاحب فانی
- جناب چوہدری عبد القدیر صاحب

ضلع جھنگ

- جناب میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت
- جناب ملک محمد حیات صاحب تلسو آنہ
- جناب چوہدری عبد الحلیم خان صاحب
- جناب حافظ مبارک علی خان صاحب
- ولد احمد علی خان صاحب چنیوٹ

ضلع سرگودہا

- جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت
- جناب حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
- جناب چوہدری جلال الدین صاحب چک ۱۲۷ جنوبی
- جناب شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ
- جناب شیخ عبد الرحمن صاحب آڑھتی
- جناب میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد

ضلع لاہور

- جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ
- جناب چوہدری محمد شفیع صاحب کمیشن ایجنٹ پتوکی
- جناب خواجہ محمد شریف صاحب برانڈرتھ روڈ
- جناب امیر الدین صاحب رتن باغ
- جناب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب لاہور
- جناب چوہدری فتح محمد صاحب لاہور ہریکے ٹرانسپورٹ
- جناب محمد ابراہیم صاحب ریاض ریڈیو ہیرو کس
- جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری نور احمد خان صاحب گوالمنڈی
- جناب سراج الدین صاحب نسبت روڈ
- جناب چوہدری عبد الحکیم خان صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب سردار بشیر احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او
- جناب قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری عبد الحمید صاحب ماڈل ٹاؤن
- جناب ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس
- جناب ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی
- جناب حافظ عبد الکریم صاحب فضل
- جناب محمد عثمان صاحب لکشمی مینشن
- جناب ایس۔ یو۔ شیخ صاحب کوثر
- مینیجنگ ڈائریکٹر کوثر کمپنی لمیٹڈ
- جناب حکیم سراج الدین صاحب بھاٹی گیٹ

- جناب ڈاکٹر احسان علی صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب مسٹر اے۔ اے بھٹی صاحب مال روڈ
- جناب شیخ بشیر احمد فضل احمد صاحبان سمن آباد
- جناب رشید احمد صاحب ملک
- جناب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب
- جناب خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب
- جناب مرزا عبد الرحمن صاحب ناصر مرحوم
- جناب شیخ محمد شریف صاحب سمن آباد
- جناب ماسٹر حسن دین صاحب راوی پارک
- جناب چوہدری فضل الرحمن صاحب مال روڈ
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار
- جناب میجر چوہدری عزیز احمد صاحب چھاؤنی
- جناب عبد الرشید صاحب افریقی جسونت بلڈنگ
- جناب چوہدری منور لطف اللہ خانصاحب ایڈووکیٹ
- جناب حضرت اللہ پاشا صاحب ایم۔ اے
- جناب خواجہ امیر بخش صاحب آف آسٹریلیا
- جناب چوہدری منور احمد صاحب مال روڈ

راولپنڈی

- جناب سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چھاؤنی
- جناب شیخ غلام حمید صاحب کالج روڈ
- جناب صوفی محمد شفیع صاحب امدادی
- جناب چوہدری میجر عزیز احمد صاحب

- جناب کیپٹن اے۔ یو۔ زیڈ احمد صاحب
- محترمہ بیگم صاحبہ جناب میاں حیات محمد صاحب
- جناب کیپٹن محمد اسحٰق صاحب مری روڈ
- جناب محمد یونس صاحب فاروق سیٹلائٹ ٹاؤن
- جناب رفیق احمد صاحب دہلوی نیا محلہ
- جناب محیی الدین صاحب بابا رو ڈا روڈ
- جناب سید مقبول احمد صاحب ڈلہوزی روڈ
- جناب سید منظور علی صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن
- جناب ملک مظفر احمد صاحب کالج روڈ
- جناب ایم۔ اے غنی صاحب بی۔ اے
- جناب ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب تھاکی بی۔ اے
- جناب قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی
- جناب قاضی عبد السلام صاحب بھٹی آف نیروبی
- جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

ضلع ملتان

- جناب ملک عمر علی احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ۔
- جناب ڈاکٹر عبد الکریم صاحب
- جناب پیر نصیر احمد صاحب ریڈیو فورمین
- جناب چوہدری عبد الحفیظ صاحب ایڈووکیٹ
- جناب ماسٹر نواب دین صاحب ایم۔ اے
- جناب ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس بورے والہ۔
- جناب شیخ محمد اسلم محمد سلیم صاحبان کمیشن ایجنٹ دنیاپور
- جناب چوہدری منور احمد خانصاحب حرم گیٹ
- جناب چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب اومیگا ریڈیو کمپنی۔
- جناب شیخ محمد منیر صاحب احمد دنیاپور
- جناب حکیم انور حسین محمود احمد صاحبان دواخانہ دار الشفاء خانیوال
- جناب سیٹھ اللہ جوایا صاحب حسین آگاہی
- جناب چوہدری عبد اللطیف صاحب
- جناب بشارت احمد صاحب باجوہ اوورسیر پیراں غائب۔
- جناب شیخ عبد الغفور صاحب پٹواری نہر

ضلع شیخوپورہ

- جناب چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ
- جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد ننکانوی
- حافظ عبد الواحد صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی
- جناب ڈاکٹر عمر الدین صاحب زون ملیریا آفیسر

ضلع گوجرانوالہ

- جناب عبد الرحمٰن صاحب صابر مینیجر سنگر مشین کمپنی۔
- جناب میاں برکت علی، غلام احمد صاحبان وزیر آباد۔
- جناب چوہدری محمد شریف صاحب فیروزوالہ
- جناب میاں محمد شریف صاحب باغبانپورہ
- جناب چوہدری عبد الحمید صاحب تھانہ بازار
- جناب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ہاگورا
- جناب چوہدری مقبول احمد صاحب انسپکٹر ریلوے۔
- جناب سید سجاد حیدر صاحب قانونگو (ربوہ)
- جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب اینڈ برادرز وزیر آباد۔
- جناب میاں محمد خان، اکبر علی صاحبان وزیر آباد
- جناب میاں عنایت اللہ صاحب فاروقی نظام آباد۔
- جناب ملک منظور احمد صاحب لاہوری گیٹ وزیر آباد۔
- جناب میاں قمر الدین صاحب گھکھڑ مرحوم گوجرانوالہ
- جناب چوہدری پیر محمد صاحب ہیڈ کلرک
- جناب چوہدری عزیز اللہ خانصاحب

ضلع جہلم

- جناب سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب حسین محلہ
- جناب سیٹھی عبد الحق صاحب مین بازار
- جناب حوالدار مبارک احمد صاحب چکوال

ضلع گجرات

- جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گجرات۔
- جناب چوہدری عبد المالک صاحب شاہد کھاریاں۔
- محترمہ بیگم صاحبہ جناب سید عبد العزیز صاحب منڈی بہاؤالدین۔
- جناب مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب ملکوال

ضلع سیالکوٹ

- جناب چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ نائب امیر جماعت احمدیہ۔
- جناب حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب
- جناب چوہدری عبد الستار صاحب ورگانوالی
- جناب محمد علی صاحب ڈسپنسر کوٹ نیناں
- جناب میاں سلطان احمد خانصاحب منڈیکے گورائیہ۔
- جناب چوہدری غلام حسین صاحب گوہدپور
- جناب خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ٹھیکیدار
- جناب چوہدری خالد سیف اللہ خانصاحب
- جناب میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ
- جناب رانا عبد الحمید خانصاحب کنجروڑ

کوئٹہ

- جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ
- جناب شیخ کریم بخش صاحب مرحوم
- جناب شیخ محمد اقبال صاحب جناح روڈ
- جناب شیخ عبد الاحد صاحب تاجر
- مجلس خدام الاحمدیہ شارع فاطمہ جناح
- جناب الحاج خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب۔
- جناب ماسٹر عبد الکریم صاحب
- جناب محمد عبد الحق صاحب جنیجہ میڈیکل ہال
- احمدیہ پبلک لائبریری شارع فاطمہ جناح
- جناب خان عبد الوحید خانصاحب
- جناب ڈاکٹر عبد السمیع صاحب ڈی۔ بی۔ ایچ

• جناب ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب
• جناب سید قربان حسین شاہ صاحب
• جناب چوہدری محمود احمد صاحب
• جناب عطاء الرحمن خانصاحب منصفی روڈ

اضلاع سابق صوبہ سندھ

• جناب چوہدری سلطان علی صاحب محراب پور
• جناب نصیر احمد خانصاحب ناصر خانپور
• جناب عبدالرحمن صاحب رئیس باندھی
• جناب محمد عبداللہ صاحب " "
• جناب علاؤالدین صاحب گوٹھ علاؤالدین
• جناب چوہدری عطا محمد صاحب گوٹھ امام بخش
• جناب چوہدری غلام نبی صاحب
• جناب چوہدری محمد عبداللہ صاحب
• جناب چوہدری برکت علی صاحب گوٹھ سردار محمد پنجابی۔
• جناب حاجی کریم بخش صاحب گوٹھ قمر آباد
• جناب لال فقیر محمد صاحب
• جناب رئیس عبدالحمید صاحب باندھی
• جناب چوہدری صادق احمد صاحب دریاخان مری
• جناب ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ
• جناب سیٹھ محمد دین صاحب مرحوم
• جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ نواب شاہ۔
• جناب چوہدری ننھے خانصاحب
• جناب چوہدری غلام رسول صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی امیر جماعت احمدیہ میرپور خاص۔
• جناب بابو عبدالغفار صاحب حیدرآباد
• مجلس خدام الاحمدیہ گوٹھ جمال پور
• جناب چوہدری شاہ دین صاحب گوٹھ شاہ دین۔
• جناب فضل الرحمن خان صاحب زیل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدرآباد
• جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب رحیم آباد
• جناب چوہدری فضل احمد صاحب
• پریذیڈنٹ جماعت رحیم یار خاں
• جناب حاجی قمرالدین صاحب گوٹھ قمر آباد
• جناب چوہدری شریف احمد صاحب کرونڈی
• جناب مولوی عبدالحق صاحب "
• جناب چوہدری رحمت اللہ صاحب ڈیرہ نواب شاہ۔
• جناب چوہدری محمد اکرام صاحب شاہ لطیف آباد

بہاولپور

• جناب عزیز محمد خانصاحب بہاولپور
• جناب مولوی غلام نبی صاحب ایاز
• جناب چوہدری غلام احمد صاحب اشرفی

کراچی

• جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ
• جناب سردار محمد بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
• جناب ملک مبارک احمد صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کامٹی والے
• جناب چوہدری غلام احمد صاحب فردوس کالونی
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب منیر
• جناب میاں عطاء الرحمن صاحب طاہر
• جناب والدہ صاحبہ شیخ محمد رفیق صاحب ایشوا فریفن کمپنی کراچی۔
• جناب حافظ عبدالغفور صاحب ناصر
• جناب چوہدری محمد خالد صاحب
• جناب چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید
• جناب شیخ عبدالحفیظ صاحب ۱/۳ مارکیٹ روڈ
• جناب محمد شریف صاحب چغتائی
• محترمہ انور سلطانہ صاحبہ بیگم ایم۔ اے ارشاد صاحب۔
• جناب عبدالرزاق صاحب مہتہ
• جناب عبدالقاسم صاحب بنگالی۔
• جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے لاہور
• جناب مولوی صدرالدین احمد صاحب
• محترمہ حمیدہ بیگم اہلیہ مولوی صدرالدین احمد صاحب
• جناب میجر محمد عبداللہ صاحب مہار
• جناب ملک رشید احمد صاحب بندر روڈ
• جناب چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب
• جناب چوہدری شاہنواز خان صاحب شاہنواز لمیٹڈ۔
• جناب چوہدری احمد مختار صاحب المختار لمیٹڈ
• جناب چوہدری آفتاب احمد خانصاحب وکٹوریہ روڈ
• جناب چوہدری احمد جان صاحب اکبر منزل
• جناب میجر عبداللطیف صاحب مالیر کینٹ
• جناب چوہدری شریف احمد صاحب وڈرائج
• جناب عبدالرحیم صاحب مدہوش مارٹن روڈ
• جناب مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی نائب امیر
• جناب بشیر احمد صاحب ڈرائیور "
• جناب حاجی شیخ رشید احمد صاحب
• جناب مرزا محمد رفیق صاحب چغتائی ناظم آباد
• جناب مرزا عبدالوحید صاحب لیاری کوارٹرز
• محترمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ ملک فضل حق خانصاحب
• جناب ملک منیر احمد صاحب قیصر سینما
• جناب سعید احمد خانصاحب۔

بہاولنگر

• جناب چوہدری غلام مصطفےٰ احمد الدین صاحبان چک 184/7-R۔
• جناب چوہدری غلام نبی صاحب گرداور سوڈا بستی۔
• جناب چوہدری غلام قادر صاحب کمیشن ایجنٹ
• جناب چوہدری علم الدین صاحب " ہارون آباد۔
• جناب مولوی محمد شفیع صاحب دکاندار چک 162/7-R
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب چک 103/6-R
• جناب چوہدری عبدالعزیز صاحب باجوہ ہارون آباد

پشاور

• جناب محمد سعید احمد صاحب نشتر آباد

• جناب الحاج نوابزادہ محمد امین خاں صاحب نعمانی سوات
• جناب مولوی خلیل الرحمٰن صاحب فاضل پشاور
• جناب خلیل الرحمٰن صاحب محلہ رام پورہ

لائلپور

• جناب صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب
• جناب مبارک علی صاحب راجباہ روڈ
• جناب مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی مرحوم جڑانوالہ۔
• جناب شیخ الحاج عبد اللطیف صاحب
• جناب رانا محمد نعیم صاحب ولد رانا پیرا فدین صاحب چک ۲۹۴ گ ب

دیگر اضلاع

• جناب چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت منٹگمری
• جناب ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ۔
• جناب شیخ محمد صاحب سکول ریٹائرڈ اسسٹنٹ
• جناب سید بشیر احمد شاہ صاحب مانسہرہ
• جناب سردار امیر محمد خاں صاحب قیصرانی ڈیرہ غازیخان
• جناب سید حسین شاہ صاحب
• جناب قاضی برکت اللہ صاحب ایم۔اے سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج میرپور آزاد کشمیر
• جناب ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب کیمبل پور
• جناب میجر حمید احمد صاحب کلیم میرپور آزاد کشمیر

مشرقی پاکستان

• جناب مولوی ابو الصلاح محمد صاحب بی۔اے امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان۔
• جناب ایس۔ایم حسن صاحب ڈھاکہ
• جناب قاضی خلیل الرحمٰن صاحب خادم بخشی بازار روڈ ڈھاکہ۔
• جناب محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ
• جناب مولوی ابو الخیر محب اللہ صاحب محمود نگر
• جناب صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ڈھاکہ
• جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ڈی۔پی۔ایچ نارائن گنج
• جناب شیخ عبد الحمید صاحب ڈھاکہ
• جناب چوہدری سیف اللہ خان صاحب
• جناب ملا محمد فضل کریم صاحب
• جناب چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نارائن گنج
• جناب چوہدری عزیز احمد صاحب شاہ منوار لمیٹڈ ڈھاکہ۔
• جناب ملک محمد طفیل صاحب ڈھاکہ
• جناب محمد حبیب اللہ صاحب نارائن گنج
• جناب شیخ ظفر احمد صاحب میاں اینڈ کمپنی ڈھاکہ
• جناب سید میجر ضیاء الحسن صاحب چٹاگانگ
• جناب چوہدری احسان اللہ صاحب "
• جناب میاں محمد انور، ڈاکٹر محمد شفیق صاحبان چٹاگانگ
• جناب احمد علاؤ الدین صاحب چٹاگانگ
• محترمہ محمودہ بیگم سعدی صاحبہ "
• جناب محمد اسحاق صاحب قریشی "
• جناب سید سہیل احمد صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر ڈھاکہ۔

بھارت

• جناب مولانا محمد سلیم صاحب کلکتہ
• جناب مولانا بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ
• جناب میاں محمد حسین صاحب "
• جناب فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹنہ
• جناب کمال الدین صاحب مدراس
• جناب محمد عبد اللہ صاحب بی۔ایس سی ایل ایل بی۔ حیدر آباد دکن
• جناب مولوی سراج الحق صاحب حیدر آباد دکن
• جناب صدیق امیر علی صاحب مالابار
• جناب میاں محمد عمر صاحب پنجاب ہاؤس کلکتہ
• جناب میاں محمد بشیر صاحب بھاگل "
• جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب حیدر آباد دکن
• جناب مولوی محمد شمس الدین صاحب کلکتہ
• جناب سیٹھ معین صاحب چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر
• جناب سید بشیر الدین صاحب کلکتہ
• جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب "
• جناب محمد مجید صاحب سولیجہ کانپور
• جناب محمد عبد الغنی صاحب چنتہ کنٹہ

لنڈن

• جناب چوہدری عبد الرحمٰن خان صاحب مولوی فاضل۔
• جناب خان بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد لنڈن۔

دیگر ممالک

• جناب صالح الشبیبی النہدی صاحب سورابایا۔ انڈونیشیا
• محترمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم صالح الشبیبی صاحب۔
• جناب چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی کماسی۔ غانا
• جناب مسٹر محمد ناظم خان صاحب غوری مشرقی افریقہ
• جناب افتخار احمد صاحب ابا ترکویہ
• جناب ایم اے ظفر صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس ٹابورہ ٹانگانیکا
• جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر روز ہل ماریشس حال ربوہ
• جناب چوہدری عبد الستار صاحب کویت
• جناب ایم۔ اے ہاشمی صاحب "
• جناب سید عبد الرحمٰن صاحب امریکہ
• احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا۔ بذریعہ جناب مولوی رشید الدین صاحب۔
• جناب حکیم طاہر محمد صاحب سنگاپور۔ ملایا
• جناب عبد العزیز جمن بخش صاحب امریکہ
• جناب ایم۔ وائی ندیم صاحب نیروبی ایسٹ افریقہ۔
• جناب ڈاکٹر ایس۔ اے لطیف صاحب عدن

تربیت کیلئے نہایت مفید کتابیں

سیرت سیدہ امّ طاہرؓ

(تابعین اصحاب احمد جلد سوم)

اس کتاب کا دیباچہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے رقم فرمایا ہے۔ حضرت سیدہ امّ طاہرؓ (حرم حضرت امیر المومنین متعنا اللہ بطول حیاتہ) کو یہ شرف حاصل تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو اپنے پیارے فرزند صاحبزادہ مبارک احمد مرحوم کی زوجیت کے لئے منتخب فرمایا اور مرحوم کی وفات کے بعد یہی خواہش تھی کہ وہ حضورؑ ہی کے خاندان میں بیاہی جائیں۔ اسطرح سیدہ مرحومہؓ کو دوبار حضور علیہ السلام کی بہو بننے کی سعادت نصیب ہوئی اور آپ بجا طور پر ان "خواتین مبارکہ" میں سے تھیں جن کے عطا ہونے کا حضورؑ کو وعدہ الٰہی ملا تھا۔ مرحومہ اپنی نیک سیرت اور شفقت علی خلق اللہ کی وجہ سے زندہ جاوید ہوگئیں۔ ایسی خاتون کی سیرت ہر گھر میں موجود ہونی ضروری ہے۔ (صفحات ۲۹۲ قیمت مجلد تین روپے)

سیرت نصر اللہ خاں

(اصحاب احمدؑ جلد یازدھم)

اصحاب احمدؑ کے سلسلہ تالیفات کی خریداری کی تلقین ایک جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ایک بار رقم فرمایا کہ "یہ کتاب اس قدر دلچسپ تھی کہ میں اسے ختم کر کے سویا"۔ تربیت و تبلیغ کیلئے بہت مفید ہے۔ (قیمت مجلد پانچ روپے)

ملنے کا پتہ:۔ احمدیہ بکڈپو۔ دار الرحمت شرقی۔ ربوہ

تبصرہ

جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل تحریر فرماتے ہیں:۔

"THE CAIRO DEBATE"

"مباحثہ مصر"

زیر نظر کتاب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نامور عالم محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ کی مشہور و معروف اور نہایت مقبول تصنیف "مباحثہ مصر" کے انگریزی ترجمہ پر مشتمل ہے جو آپ ہی کے ایک لائق شاگرد مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا نے کیا ہے اور جس پر محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) نے نظر ثانی فرمائی ہے۔ یہ کتاب جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے اس مباحثہ کی روداد پر مشتمل ہے جو ۱۹۳۱ء میں محترم مولوی صاحب موصوف اور عیسائی مشنریوں کے درمیان قاہرہ میں ہوا تھا۔ یہ روداد عیسائی عقائد کی تردید میں نہایت محکم اور پُر زور دلائل پر مشتمل ہے۔ جس طرح اس کا اردو ایڈیشن بے حد مقبول ہوا تھا ہمیں امید ہے کہ انگریزی ایڈیشن کو بھی ویسی ہی مقبولیت حاصل ہوگی۔

موجودہ حالات میں جبکہ عیسائیوں نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو پھر تیز کر دیا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ بنگالی میں بھی اس کا ترجمہ جلد از جلد شائع ہو جانا چاہیئے۔

کتاب کی ضخامت ۱۰۸ صفحات ہے۔ کاغذ اور ٹائپ بہت عمدہ ہے۔ یہ ایک روپیہ پچیس پیسے فی نسخہ کے حساب سے مکتبہ الفرقان ربوہ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔"

(الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۶۳ء)

(طابع و ناشر:۔ ابو العطاء جالندھری ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:۔ دفتر الفرقان ربوہ)

حضرت منشی عبدالخالق صاحب مرحوم

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور سلسلہ کے پرانے کارکن تھے۔ آپ گذشتہ سال ماہ رمضان المبارک میں فوت ہو کر مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین
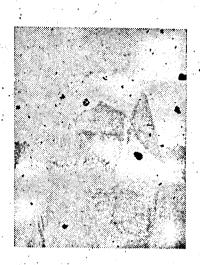
پرانے ہم مکتب

خاکسار ابوالعطاء جالندھری نے ۱۹۲۴ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا۔ مدرسہ احمدیہ سے امتحان دینے والے ساتوں طلبہ کامیاب ہو گئے تھے۔ میرے ہم جماعت دوستوں میں سے اسوقت پاکستان میں مولانا تاج الدین صاحب (میرے بائیں جانب) ناظم دارالقضاء ہیں۔ (ابوالعطاء)

حافظ فیض اللہ صاحب جلد ساز حال مغربی افریقہ

محترم حافظ صاحب رسالہ الفرقان کی جلدبندی کا کام بڑے اہتمام اور خلوص سے کرتے رہے۔ اب آپ مغربی افریقہ میں خدمت دین کے سلسلہ میں کچھ عرصہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ آمین

تردید عیسائیت

کے سلسلہ میں ان کتب کا مطالعہ آپ کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگا۔

● **مباحثہ مصر** — قیمت ۰۶۲

(عیسائیت کے بنیادی عقائد پر جناب مولانا ابوالعطاء صاحب بشیر اسلامی اور مشہور عیسائی پادری ڈاکٹر فلپس کے مابین فیصلہ کن مباحثہ)

● **تحریری مناظرہ** — قیمت ۱۰۵۰

(الوہیت مسیح کے بارہ میں جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل اور مشہور عیسائی پادری عبدالحق صاحب کے درمیان تحریری مناظرہ۔ جس میں دو دو پرچے لکھے جانے کے بعد پادری صاحب نے مزید کچھ لکھنے سے انکار کر دیا)

● **الفرقان کا عیسائیت نمبر** — قیمت ۱۰۲۵

(عیسائیت کے مختلف عقائد پر اہم قلم حضرات کے تحقیقی مقالات کا نادر مجموعہ)

● **مباحثہ مصر کا انگریزی ترجمہ** — قیمت ۱۰۲۵

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جملہ کتب ہمارے مکتبہ سے مل سکتی ہیں۔

فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

مکتبہ الفرقان۔ ربوہ

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس، ربوہ میں چھپا۔

مدیر مسئول
ابو العطاء جالندھری

قیمت فی پرچہ ۶۲ پیسے

سالانہ چندہ چھ روپے